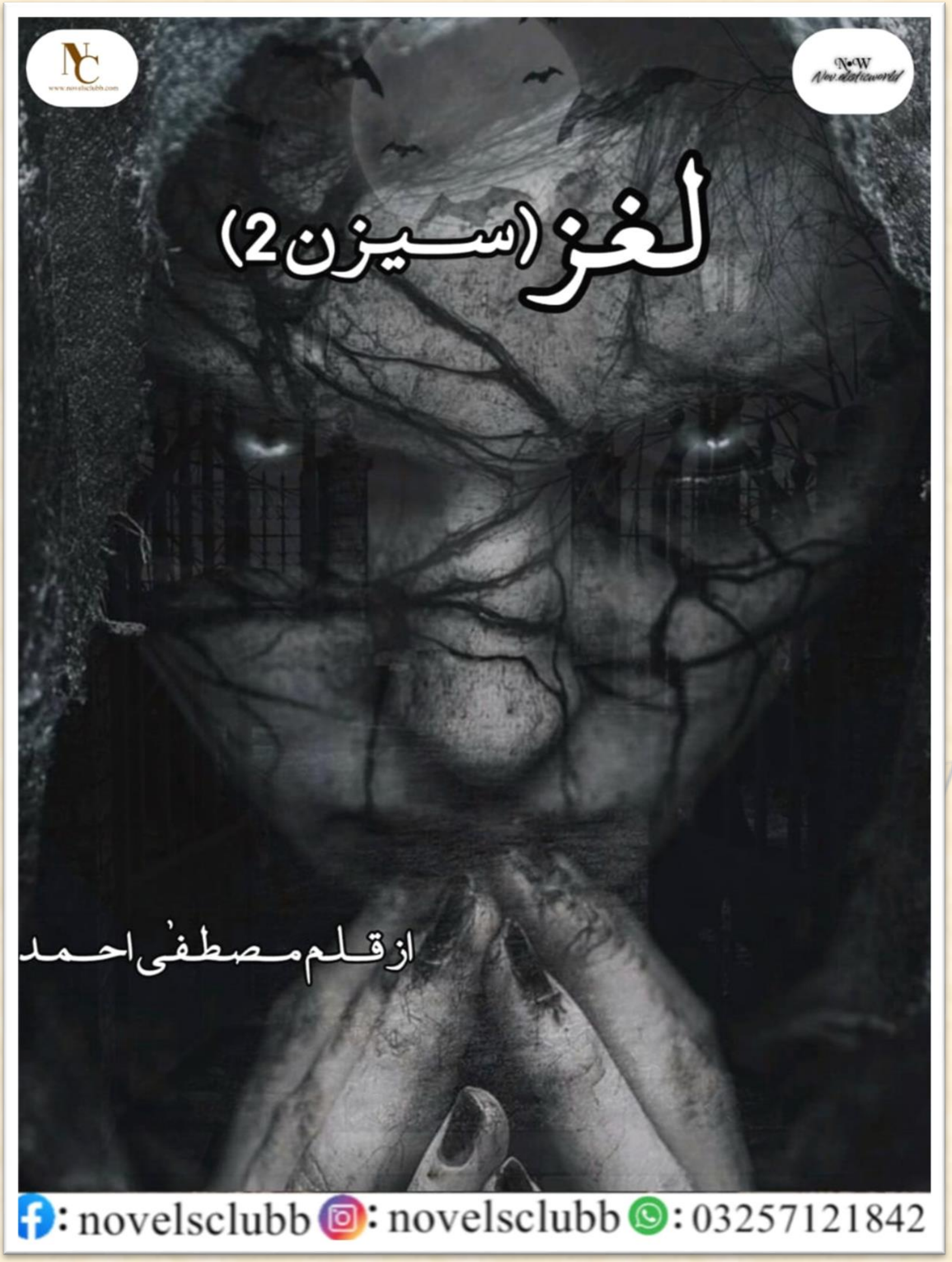
لغز (سیزن 2)
از قلم مصطفیٰ احمد
: novelsclubb
: novelsclubb
: 03257121842

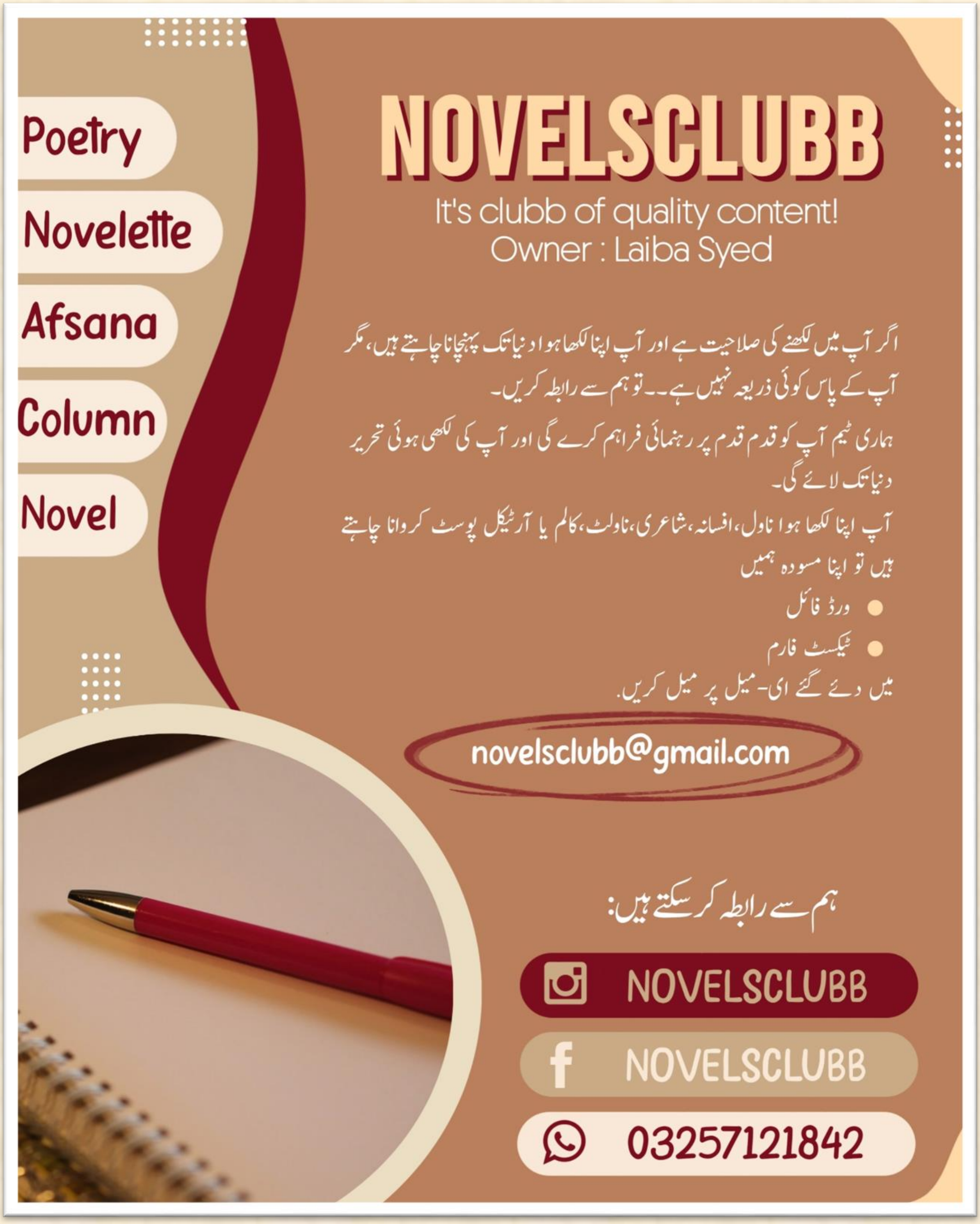
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

لغز (سیزن 2)

از قلم

مصطفیٰ احمد

Clubb of Quality Content

ناول "لغز 2" کے تمام جملہ حق لکھاری "مصطفیٰ احمد" کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب" کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جا سکتی ہے۔ اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

لغز: سیزن ٹو

تحریر: مصطفیٰ احمد

خبردار!

یہ کہانی قتل، دہشت ناک مناظر اور ماورائی عناصر پر مشتمل ہے جو نازک دل قارئین کو خوف زدہ کر سکتے ہیں۔ ایسے مناظر کو ترک کر کے اپنی مرضی کے مطابق موزوں حصوں پر توجہ دیں۔ شکریہ!

☆✵☆

گھنٹوں کی مسافت کے بعد، جہاز آسمان کی بلندیوں کو چھوتا ہوا، چاند کی روشنی میں ایک خواب سراب کی مانند دمکتا ہوا، آہستہ آہستہ محض ایک نقطہ بن کر غائب ہو گیا۔ نعلین، جس نے اپنی کہانی، اپنا نام، اور اپنی شناخت کو اس ملک کی سرزمین پر چھوڑ دیا، اب ایک نئی زندگی کی جانب رواں دواں تھی۔ اس نے اپنے ماضی کے سائے کو پیچھے چھوڑ دیا تھا، اور اب وہ ایک سکون بھری زندگی کی تلاش میں تھی، جہاں نہ کوئی بدلہ ہوتا ہے نہ کوئی تعاقب۔

اس کی زندگی کی نئی صبح اس کے اپنے انتخاب کی روشنی میں چمک رہی تھی، اور اس کی آواز، جو کبھی اس کے دل کی گہرائیوں سے نکلی تھی، اب ہوا میں گونج رہی تھی، ایک نئے آغاز کی نوید سناتی۔

میں وہ سربستہ راز ہوں، جسے کھولنا ہے ناممکن

میری ہر بات میں چھپا ہے، ایک عمیق سوال کا زہر

شطرنج کے تختے پر، میری چال ہے بے مثال

میں وہ ملکہ ہوں، جو دیتی ہے مات،

کرتی ہوں دشمنوں کو راکھ، ہوں راز کی کتاب

ہر ورق پہ چھپی ہے داستان پیچ و تاب

سلجھا نہ سکوں خود کو، چاہے گزر جائیں صدیاں تمام

میں وہ لغزؔ (پہیلی) ہوں جس کا نہ کوئی حل نہ کوئی کنج

میری ذات میں ہے بسی، ایک ایسی گتھی، جو ہے ابدی۔

Clubb of Quality Content

یہاں اختتام پذیر ہوتی ہے نعلین کی داستان، اب جو موڑ آئے گا اس کی زندگی میں، وہ صرف جانتا ہے خدا۔ مقدر کی لکھی تحریر کا علم صرف اسی کو ہے جو اس کے مستقبل میں رقم ہو چکی ہے۔

نعلین کی کہانی کا اختتام گویا ایک نئے سلسلے کا آغاز تھا۔ جہاز اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا کہ یکایک چاند، جو پہلے برف کی طرح سفید تھا، خون آلود سرخی میں بدل گیا۔

پھر یکلخت جہاز فضاؤں سے معدوم ہو گیا، گویا ہوا کے آغوش میں تحلیل ہو گیا ہو۔

وقت کا دھارا آگے بڑھ چکا تھا، لیکن رات جیسے کسی ازلی سرگوشی کی صورت پھر لوٹ آئی۔

آسمان پر چاند اپنی مکمل جولانی کے ساتھ موجود تھا، مگر آج وہ عام چاند نہیں تھا؛ وہ ایک خونی دیو جیسا معلوم ہو رہا تھا—— بے پناہ بڑا، سرخ اور خوفناک۔

فضا میں عجیب وحشت تھی، جیسے ہوا میں کوئی نادیدہ زہر گھل رہا ہو۔ بادلوں کا رنگ بھی سرخی مائل ہو چکا تھا، جیسے خون کے دھوئیں سے لبریز ہوں۔

ایک پراسرار سی بُو ہر سو پھیلی ہوئی تھی، ایسی کہ سانس لینا دشوار لگے۔ ہلکی ہلکی ہوا، کسی ان دیکھے وجود کی سرگوشی کی مانند، کانوں میں سرسراتی ہوئی ماحول کو مزید غیر یقینی بنا رہی تھی۔

زمین خاموش تھی، آسمان خوفناک، اور ہر شے گویا کسی انجان بلا کی آمد کی گواہ تھی۔ دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگیں، جیسے کسی نادیدہ خطرے کا پیش خیمہ ہو۔۔ یکدم منظر تبدیل ہوا باہر کے منظر سے ایک ہسپتال کا منظر

ہسپتال کے کمرے میں مدھم روشنی چھت سے جھانک رہی تھی۔ بیڈ پر ایک جوان اور حسّاس چہرے والی لڑکی لیٹی ہوئی تھی، جس کی شفاف جلد پر پژمردگی کی لکیریں ثبت تھیں۔ اس کی کلائی سے لگی ڈرپ سے قطرہ قطرہ مائع پائپ کے ذریعے اس کے وجود میں جذب ہو رہا تھا، گویا زندگی اسے اپنی آخری توانائی فراہم کر رہی ہو۔

بیڈ کے قریب موجود کرسی پر ایک مرد بیٹھا تھا —— خاموش اور گردن جھکائے۔ اس کا چہرہ غم و تسلی کے درمیانی کیفیت میں ڈوبا ہوا تھا۔ زالینہ نے گہری سانس لی اور سامنے خلا میں نظریں گاڑ دیں، جیسے کوئی ایسا منظر دیکھ رہی ہو جس کا وجود صرف اس کے ذہن میں ہو۔ وہ دھیمے، مگر بوجھل لہجے میں بولی

"یونس، ہماری شادی کو دس برس بیت گئے ہیں، اور آج پانچویں بار میری کوکھ خالی رہ گئی ہے۔"

یونس نے ایک لمحے کے لیے خاموشی اختیار کی، پھر آہستگی سے اپنی انگلیاں اس کی پیشانی پر رکھ دیں۔اس کا لمس کسی تسلی کا پیامبر معلوم ہوتا تھا۔اس نے مدھم اور گہرے لہجے میں کہا

"زالینہ، جو کچھ ہوتا ہے، اس میں اللہ کی مصلحت ہوتی ہے۔ ہمیں اس کی حکمت پر یقین رکھنا چاہیے۔ وہ انسان کو اس کی استطاعت سے زیادہ آزمائش میں نہیں ڈالتا۔"

زالینہ کی پلکیں لرزیں۔ وہ آہستہ سے یونس کی طرف دیکھ کر خاموش ہو گئی، پھر سامنے خلا میں نظریں جما کر حلق سے تھوک نگلتے ہوئے اپنے آنسو روک لیے۔اس کے ہونٹ کانپے، اور اس کی آواز گھٹتی ہوئی سنائی دی

"یونس... میں تمہیں وہ خوشی کبھی نہیں دے سکوں گی جس کے تم حقدار ہو۔"

یونس نے اس کی بات پر اپنی آنکھیں چند لمحوں کے لیے بند کر لیں، جیسے دل کے کسی بوجھ کو محسوس کر رہا ہو۔ پھر اس نے ہلکی سی مسکان کے ساتھ کہا

"اولاد کا ہونا یا نہ ہونا ہمارے ہاتھ میں نہیں، یہ اللہ کا اختیار ہے۔ تم خود کو قصوروار کیوں سمجھتی ہو؟ تمہارے ہونے سے بڑھ کر میرے لیے کچھ بھی نہیں، زالینہ۔"

زالینہ نے آنکھوں کی نمی کو نگلتے ہوئے دھیرے سے مسکرا دی ایک ایسی مسکان جو شکر گزاری اور شکست کی ملی جلی کیفیت لیے ہوئے تھی۔ وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولی

"تمہارا ساتھ ہی میری زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے، یونس... مجھے کبھی چھوڑنا مت۔"

یونس نے اس کی آنکھوں میں جھانکا، پھر ایک یقین بھرے لہجے میں بولا

"تمہیں چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ تم میری زندگی ہو، زالینہ۔"

اس کی بات پر زالینہ کے ہونٹوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔ اس نے آنکھیں بند کیں، اور یوں محسوس ہوا کہ وہ لمحہ جیسے کمرے کی فضاؤں میں معلق ہو گیا ہو — غم اور محبت کی ایک خاموش سرگوشی کے ساتھ۔

☆ ✵ ☆

دو دن بعد وہ گھر تھے، مگر آج یونس کو کام پر جانا پڑا۔ دروازے پر کھڑا وہ زالینہ سے معذرت کر رہا تھا، "زالینہ، مجھے آفس جانا پڑ رہا ہے۔ میں معافی چاہتا ہوں، لیکن تم اپنا خیال رکھنا۔ میں وقفے وقفے سے فون کرتا رہوں گا۔"

زالینہ نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا،

"ہمم، ٹھیک ہے۔ پریشان مت ہونا۔"

Clubb of Quality Content

یونس کے جانے کے بعد زالینہ نے دروازہ بند کر دیا اور اس کے ساتھ ہی دروازے سے ٹیک لگا کر گہری سانس بھرنے لگی۔ اس کے دل میں ایک عجیب سا بوجھ تھا، گویا ہوا میں کوئی غیر مرئی کشش موجود ہو۔ اُس نے آنکھیں موند لیں اور ایک اور گہرا سانس لیا۔

اچانک، اُسے محسوس ہوا جیسے کوئی سر گوشی کر رہا ہو، "زالینہ..." وہ چونک گئی۔ آنکھیں کھول کر ارد گرد کا جائزہ لیا، لیکن کچھ دکھائی نہ دیا۔

پھر وہی سر گوشی دوبارہ سنائی دی، "زالینہ..." اس کا دل ایک لمحے کے لیے دھڑکنا بھول گیا۔

فضا میں ایک ہلکی سی ہوا کا جھونکا اُسے چھو کر گزرا، اور جیسے ہی اس نے سر اٹھایا، وہ لمحہ جیسے رک گیا۔

اس کے سامنے ایک غیر معمولی خوبصورتی کی حامل ننھی بچی کھڑی تھی۔ اس کی آنکھیں زالینہ پر جمی ہوئی تھیں اور لبوں پر ایک پر اسرار مسکراہٹ تھی۔ وہ بچی یکدم ہنستے ہوئے بھاگ نکلی۔

زالینہ نے لرزتے لہجے میں پکارا، "کون ہو تم؟" لیکن وہ بچی جواب دینے کے بجائے کہیں غائب ہو چکی تھی۔

زالینہ کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔ اس نے کمرے کے گوشے گوشے میں نظریں دوڑائیں کہ وہ بچی اچانک دوبارہ نمودار ہوئی، جیسے ہوا میں کہیں سے نمودار ہوئی ہو۔ وہ پھر سے ہنستے ہوئے بھاگی۔

خوف اور تجسس کے ملے جلے احساس کے ساتھ، زالینہ نے اس بچی کا پیچھا کیا۔ وہ بچی ایک کمرے میں داخل ہوئی۔ زالینہ نے ہچکچاتے ہوئے کمرے کا دروازہ دھکیلا۔

اندر قدم رکھتے ہی اس کے حواس جیسے معطل ہو گئے۔ کمرہ سنسان تھا، روشنی دھندلی سی کھڑکی سے چھن کر اندر آ رہی تھی، لیکن وہاں کوئی نشان نہ تھا۔

یکایک، زالینہ کو لگا جیسے کمرے میں حرکت ہوئی ہو۔ اس کی نگاہ الماری کی طرف گئی۔ الماری کے اندر سے کچھ ہلنے جلنے کی آواز آ رہی تھی۔

قدم قدم چلتے ہوئے، وہ الماری کے قریب پہنچی۔ اُس کے دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔ اُس نے الماری کا دروازہ کھولا تو یکدم کپڑوں کا انبار زالینہ پر گر پڑا۔ زالینہ گھبرا کر پیچھے ہٹی، لیکن اس کے سامنے وہی بچی الماری سے نکلتی ہوئی نظر آئی۔

اس بچی کی ہنسی جیسے سناٹے کو چیر رہی تھی۔ وہ ہنستے ہوئے ایک بار پھر بھاگ گئی۔ زالینہ نے اس کا پیچھا کیا۔ لیکن اس بار منظر خوفناک ہو گیا۔

Clubb of Quality Content

کمرے میں اچانک سفید دھویں کا ایک بادل نمودار ہوا۔ دھواں کمرے میں پھیل گیا، اور زالینہ کو ایک زوردار جھٹکا محسوس ہوا۔ ایسا لگا جیسے کسی غیر مرئی قوت نے اُسے چپیڑ مار کر دیوار سے دے مارا ہو۔ وہ دیوار سے ٹکرا کر زمین پر گر گئی۔

کمرہ اندھیرے میں ڈوب چکا تھا۔ ہوا بوجھل ہو چکی تھی، اور کمرے میں جیسے سانس لینا بھی دشوار ہو گیا تھا۔ زالینہ نے کراہتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی، لیکن ایک پراسرار، خوفناک قہقہے نے اس کی تمام قوت چھین لی۔

اچانک، اس کے پیچھے کچھ حرکت محسوس ہوئی۔ وہ پلٹ کر دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی کہ ایک سرد، برف جیسی ہوا نے اُسے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ زالینہ کے ارد گرد کچھ سایے لرز رہے تھے، لیکن ان کی شکلیں واضح نہ تھیں۔ ان سروں سے آتی سرگوشیاں اور ہنسی کی آوازیں دل دہلا دینے والی تھیں۔

اسی لمحے، وہ بچی ایک بار پھر نمودار ہوئی۔ اس کے چہرے پر اب کی بار ہنسی کے بجائے ایک پراسرار سنجیدگی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ زالینہ کی طرف بڑھ رہی تھی۔ زالینہ کی سانس جیسے حلق میں اٹک گئی۔ بچی کے قریب آتے ہی، اس کا چہرہ اچانک ایک وحشیانہ مسخ شدہ شکل اختیار کر گیا۔ اس کے دانت نوکیلے اور آنکھیں خون کی مانند سرخ ہو گئیں۔

زالینہ کے منہ سے ایک لرزتی ہوئی چیخ نکلی، لیکن آواز ہوا میں گھل کر غائب ہو گئی۔ کمرے میں موجود ہر چیز اپنی جگہ سے ہلنے لگی، جیسے زلزلہ آگیا ہو۔

اچانک، وہ بچی ہوا میں تحلیل ہو گئی، اور کمرہ ایک بار پھر خاموشی میں ڈوب گیا۔ زالینہ زمین پر بے جان سی پڑی رہی، اس کے دل کی دھڑکن دھیمی ہوتی جا رہی تھی۔ اور اب کی بار سیاہی ہر سو پھیل چکی تھی۔۔۔

☆☆☆

رات کے مہیب سناٹے میں یونس کھانے کا انتظام خود کر کے لوٹا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ زالینہ کی حالت ٹھیک نہیں ہے، اس لیے اس نے کھانے کے بارے میں فکر کرنا ضروری نہیں سمجھا۔

وہ دونوں دارالطعام کی میز پر خاموشی سے بیٹھے تھے۔ چراغ کی مدھم روشنی ان کے چہروں پر جھلک رہی تھی، اور ماحول پر ایک پراسرار سی کیفیت طاری تھی۔

یونس نے کھانے کا نوالہ لیتے ہوئے بات کا آغاز کیا، "دیکھو زالینہ، ہماری زندگی کے سارے موڑ کسی معجزے سے کم نہیں۔ ہم نے یتیم خانے کی دیواروں کے سائے میں ایک دوسرے کو جانا، اور وہیں محبت کی وہ چنگاری روشن ہوئی جس نے ہمیں اس رشتے تک پہنچایا۔ آج دیکھو، سب کچھ ٹھیک چل رہا ہے۔ میری نوکری، ہمارا گھر، اور یہ رشتہ، سب اللہ کی مرضی کا

عکس ہے۔اس لیے تمہیں کسی چیز کی فکر نہیں کرنی چاہیے۔جو ہوتا ہے، وہ ہمیشہ بہتری کے لیے ہوتا ہے۔"

زالینہ نے دھیمی سی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا، لیکن اس کی آنکھوں کی گہرائی میں ایک عجیب سا خلا تھا۔وہ ایسے ظاہر کر رہی تھی جیسے سب کچھ معمول کے مطابق ہو، یا شاید وہ کسی ایسی کیفیت میں تھی جہاں حال کی حقیقت اور ماضی کی یادیں دھندلا چکی تھیں۔

یونس نے کھانے کے دوران اچانک زالینہ کی طرف دیکھا۔اس کی نظر زالینہ کے ماتھے پر جا ٹھہری، جہاں مدھم روشنی میں کوئی نشان نظر آ رہا تھا۔وہ نشان کسی پرانے زخم کا لگتا تھا، لیکن یونس کو یہ بات چونکا گئی۔اس نے حیرت سے آنکھیں سکیڑ کر غور کیا اور کہا، "زالینہ، تمہارے ماتھے پر یہ کیسا نشان ہے؟"

زالینہ نے بے اختیار اپنی پیشانی کو چھوا، "کہاں؟ کیسا نشان؟"

یونس نے میز کے اوپر جھکتے ہوئے بغور دیکھا، لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ وہ نشان غائب ہو چکا تھا۔وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور الجھن بھرے لہجے میں بولا، "شاید میرا وہم تھا۔" اس نے کندھے اچکا دیے، جیسے خود کو قائل کر رہا ہو۔

مگر حقیقت یہ تھی کہ وہ نشان لمحہ بھر کے لیے تھا، اور جیسے ہی یونس نے غور کیا، وہ نشان پراسرار طور پر معدوم ہو گیا تھا، گویا کسی ان دیکھے ہاتھ نے اسے مٹا دیا ہو۔

☆✵☆

کمرے میں اندھیرا اتنا گہرا تھا کہ مدھم سائیڈ لیمپ کی روشنی بھی اسے چیرنے میں ناکام معلوم ہو رہی تھی۔

ہوا میں عجیب سی بوجھل خاموشی چھائی ہوئی تھی، جیسے کائنات نے کسی انہونی کا انتظار شروع کر دیا ہو۔

،زالینہ اپنی دائیں کروٹ پر لیٹی ہوئی تھی، مگر اس کی آنکھیں کھلی تھیں، چمکتی ہوئی بے چین۔ ذہن میں خیالات کے جھکڑ چل رہے تھے، اور دل ایک انجان خوف کے زیرِ اثر دھڑک رہا تھا۔

دوسری طرف یونس، اپنی بائیں جانب رخ کیے، گہری نیند میں تھا، جیسے کسی خواب کی گہرائی میں ڈوبا ہو۔

یکدم، لیمپ کی روشنی پھڑپھڑائی اور مدھم ہوتے ہوتے ایک لمحے کے لیے بند ہو گئی۔ پھر دوبارہ جلنے لگی، مگر اب کی بار روشنی میں کچھ غیر معمولی تھا۔ یہ روشنی سرخی مائل ہو گئی، اور کمرے کی فضا میں ایک سرد سی لہر دوڑ گئی۔

زالینہ ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی، اس کی آنکھوں میں خوف کا سایہ لہرانے لگا۔ اس نے یونس کی طرف دیکھا، مگر وہ اپنی جگہ بے خبر پڑا رہا۔

اسی اثنا میں روشنی مکمل طور پر بجھ گئی، اور کمرے میں ایسا اندھیرا چھا گیا، جیسے کسی نے رات کی سیاہی کو چاروں طرف لپیٹ دیا ہو۔ یکدم، فضا میں ایک پراسرار سرخ دھواں اٹھنے لگا، جو آہستہ آہستہ کمرے کو بھرنے لگا۔

دھوئیں کی بو کسی جلے ہوئے گوشت کی طرح تھی، جس نے زالینہ کے سینے کو جکڑ لیا۔ وہ گھبرا کر یونس کو جھنجھوڑنے کے لیے آگے بڑھی، لیکن اس سے پہلے کہ وہ اسے چھوتی، یونس خود ہی اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھا۔

مگر یہ اٹھنا عام انسانوں جیسا نہ تھا۔ اس کے حرکات ایسے تھے، جیسے کسی ڈور سے بندھا ہوا پتلا ہو، جسے کسی نادیدہ ہاتھ نے کھینچ کر زندہ کر دیا ہو۔ اس کی گردن ایک طرف کو جھکی ہوئی تھی، اور آنکھیں کھلی، مگر بالکل خالی تھیں، جیسے ان میں زندگی کی کوئی رمق باقی نہ ہو۔

زالینہ کے لبوں سے ایک گھٹی ہوئی آواز نکلی، ''یونس!'' مگر وہ اس آواز پر ذرا بھی متوجہ نہ ہوا۔

یونس آہستہ آہستہ دروازے کی طرف بڑھنے لگا، اس کے قدم کسی مشینی ترتیب سے اٹھ رہے تھے۔

زالینہ اس کے پیچھے لپکی، ''یونس! کہاں جا رہے ہو؟'' مگر اس کی آواز کمرے کی گونج میں تحلیل ہو گئی۔

کمرے کی دیواریں اب لرزنے لگی تھیں، اور فانوس اپنی جگہ جھول رہا تھا۔ کمرے کے کونے کونے سے ایسی سرگوشیاں اٹھنے لگیں، جیسے کوئی ان دیکھے وجود آپس میں گفتگو کر رہے ہوں۔

زالینہ کی سانسیں تیز ہو گئیں۔ وہ دروازے کی طرف دوڑی اور دیکھا کہ یونس زینوں کی طرف جا رہا تھا۔ زالینہ نے ایک بار پھر اسے پکارا، لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔

اب ہال کی فضا میں ایک عجیب سی سرخ روشنی تھی، جو ہر شے کو ایک خوفناک ہیبت میں بدل رہی تھی۔ جب زالینہ زینے اتر کر نیچے پہنچی، تو اس نے ایک ایسا منظر دیکھا، جس نے اس کے دل کو دہلا دیا۔

یونس زمین پر بے سدھ پڑا تھا، اور اس کے پیٹ سے خون کا دریا بہہ رہا تھا۔ اس کا خون ہال کے سنگِ مرمر پر پھیل کر ایک ہولناک منظر پیش کر رہا تھا۔ مگر اس سب سے زیادہ دہشتناک وہ سیاہ سایہ تھا، جو یونس کے جسم پر جھکا ہوا تھا۔ وہ کسی بچے کی مانند تھا، مگر اس کے ہاتھ اور دانت درندوں کی طرح تیز تھے۔

وہ یونس کے جسم سے گوشت نوچ نوچ کر کھا رہا تھا۔ اس کے منہ سے خون ٹپک رہا تھا، جو سرخ روشنی میں مزید چمک رہا تھا۔

ہال میں ہر طرف خون کی بو تھی، جو کسی بھیانک موت کی کہانی سنا رہی تھی۔ زالینہ کا دل حلق میں اٹک گیا۔

اس کے پیروں میں کپکپاہٹ تھی، مگر اس کی آنکھیں اس منظر سے ہٹنے کو تیار نہ تھیں۔

سایے نے یکدم اپنا سر اٹھایا اور زالینہ کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھیں نارنجی شعلوں کی مانند چمک رہی تھیں، اور اس کی مسکراہٹ ایسی تھی، جیسے کسی شکاری نے اپنے شکار کو قابو کر لیا ہو۔

سایے کے ہاتھ آہستہ آہستہ یونس کے جسم سے ہٹ کر زالینہ کی طرف بڑھنے لگے۔ فضا میں ایسی گونجدار چیخ بلند ہوئی، جو زالینہ کے کانوں کے پردے پھاڑتی ہوئی محسوس ہوئی۔

فانوس زور سے زمین پر گر کر ٹوٹ گیا، اور ہر طرف شیشے کے ٹکڑے بکھر گئے۔ زالینہ کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا، اور اس کی سانسیں گھٹ رہی تھیں۔

وہ پیچھے ہٹنے لگی، مگر اس کے قدم جیسے زمین سے چمٹ گئے۔

، یہ لمحہ ایسا تھا جیسے موت نے خود اپنی موجودگی کا اعلان کر دیا ہو۔ ہر طرف دہشت کا راج تھا اور زالینہ کا دل ایک ہی سوال دہرا رہا تھا" یہ سب حقیقت ہے یا کسی خواب کا بھیانک جال؟ "۔

زالینہ ساکت کھڑی، دہشت زدہ آنکھوں سے اس سایے کو دیکھ رہی تھی جو آہستہ آہستہ اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔ فضا میں لرزش تھی، جیسے زمین اپنی جگہ کانپ رہی ہو، اور ہر شے کسی پوشیدہ تباہی کا پیش خیمہ معلوم ہو رہی تھی۔ سایے کی نارنجی شعلوں جیسی آنکھیں زالینہ کو گھور رہی تھیں، اور اس کی حرکات میں ایک عجیب وحشت تھی۔

پھر اچانک، کسی نے زالینہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ اس لمحے میں ہر چیز رک سی گئی، مگر حیرت انگیز طور پر زالینہ نے پلٹ کر دیکھنے سے پہلے نہ ڈر محسوس کیا، نہ ہی کوئی چونک۔ جیسے وہ اس لمس کو پہلے سے پہچانتی ہو۔ اس نے پلٹ کر دیکھا، تو سامنے یونس کھڑا تھا، اس کے چہرے پر سوالیہ تاثرات تھے۔

ایک پل میں، جو منظر تھا، وہ بدل چکا تھا۔ سرخ روشنی غائب ہو گئی، ہال کی فضا دوبارہ پر سکون ہو گئی، اور فانوس اپنی جگہ روشن ہو کر روشنی بکھیرنے لگا۔

ہر طرف ایک خاموش سکون چھا گیا، جیسے کچھ لمحے قبل کا خوف اور دہشت محض ایک دھوکہ ہو۔

زالینہ نے گہری سانس لی اور خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ اس کی نظروں میں اب بھی الجھن تھی، مگر چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ چھا گئی، جیسے وہ کسی گہری کیفیت سے باہر نکل آئی ہو۔ یونس اسے حیرانی سے دیکھ رہا تھا۔

۔"تم یہاں کیا کر رہی ہو؟" یونس کی آواز میں الجھن اور تشویش تھی۔

زالینہ نے اس کی طرف دیکھا اور نرمی سے مسکراتے ہوئے کہا، "کیوں؟ یہ میرا گھر نہیں ہے؟" اس کا لہجہ عجیب طور پر پُر سکون تھا، جیسے وہ خود کو کسی بے نام حقیقت سے دور کرنے کی کوشش کر رہی ہو۔

یونس نے گہری سانس لی اور نرمی سے کہا، "میں نے ایسا کب کہا؟ مطلب، میں تو بس پریشان ہو گیا تھا۔ نیند سے اچانک جاگا، اور تم کمرے میں نہیں تھیں۔"

زالینہ نے دوبارہ مسکرا کر کہا، "ہاں، میرا دل گھبرا رہا تھا، تو میں ذرا ٹہلنے چلی آئی۔"

یونس کے چہرے پر فکر کی لہر دوڑ گئی۔ ”تم ٹھیک ہو؟“ اس نے نرمی سے پوچھا۔

۔”ہاں، اب ٹھیک ہوں۔ چلو، چلتے ہیں، سوتے ہیں۔“ زالینہ نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا اور یونس کا ہاتھ تھام لیا۔

یونس نے سکون کا سانس لیا اور نرمی سے اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا۔ مگر زالینہ کے چہرے پر ایک عجیب سی مسکراہٹ تھی، جیسے وہ کسی راز کو چھپانے کی کوشش کر رہی ہو۔

مگر سوال یہ تھا کہ زالینہ جو ابھی ابھی اس قدر ہولناک تجربے سے گزری تھی، اس نے یہ سب یونس کو کیوں نہ بتایا؟ کیا یہ سب محض ایک وہم تھا، یا کوئی ایسی حقیقت، جسے چھپانا ضروری تھا؟ آخر ایسا کون سا خوف یا راز تھا، جو اسے لبوں پر مہر رکھنے پر مجبور کر رہا تھا؟

☆☀☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رات کے سناٹے میں، یونس لان کے وسیع و عریض حصے میں خاموشی سے ٹہل رہا تھا۔ ہر طرف گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ درختوں کے سائے زمین پر دھندلے نقوش چھوڑ رہے تھے، اور چاند کی مدھم روشنی ان کے درمیان چھپنے والے رازوں کو مزید گہرا کر رہی تھی۔ صرف ایک تنہا کھمبے کے نیچے کا علاقہ مدھم روشنی سے منور تھا، جو فضا کو پراسرار بنائے دے رہا تھا۔

یکایک، اس تاریک منظر میں ایک غیر معمولی حرکت نے سکون کو توڑ دیا۔ فضا میں کسی غیر مرئی شے کے ارتعاش کا احساس ہوا، اور پھر اچانک سیاہ دھواں ہوا میں تیر تا دکھائی دیا۔ دھواں نہایت ہی خاموشی اور بے ترتیبی کے ساتھ پھیل رہا تھا، جیسے کسی غیر مرئی مخلوق کی سانسیں محیط ہو رہی ہوں۔ یونس، اپنی دنیا میں گم، اس پر اسرار واقعے سے بے خبر رہا۔

دھواں آہستہ آہستہ جمع ہو کر ایک غیر انسانی مخلوق کی صورت میں ڈھلنے لگا۔ اس کی شکل دیکھ کر خوف اور دہشت کی لہر بدن میں دوڑ جائے۔ چہرہ چمگادڑ کی مانند خوفناک، آنکھیں بھیڑیے جیسی چمکدار اور شکار کی تلاش میں سرگرداں، کان بیل کے مانند لمبے اور نوک دار، ناک ایک بھینس کی طرح موٹی اور عجیب، جبکہ جسم انسانی ساخت کا لیکن شیر جیسے گھنے بالوں سے ڈھکا ہوا۔ اس کے بازو چمگادڑ کی پروں کی طرح پھیلے ہوئے تھے، اور ان کے نیچے مکڑی جیسے پتلے مگر نوکیلے پاؤں نکلے ہوئے تھے۔ وہ کوئی معمولی مخلوق نہ تھی بلکہ زمین و آسمان کے درمیان کسی گمشدہ حقیقت کی نمائندہ لگتی تھی۔

یہ مخلوق دھاڑتی ہوئی یونس کی جانب لپکی، اس کی آواز میں خوف اور موت کا پیغام تھا۔ لیکن عین اسی لمحے، ایک تیز اور اندھی روشنی نے فضا کو چیر ڈالا۔ روشنی اس مخلوق کے گرد لپٹ

گئی، اور چیخ و پکار کے ساتھ اسے غائب کر کے کسی اور جگہ لے گئی۔ یونس اس سب سے مکمل طور پر بے خبر رہا، جیسے وہ کسی خواب کے دائرے میں مقید ہو۔

☆ ✵ ☆

واشروم کی نیم تاریک فضا میں زالینہ کھڑی تھی، جہاں روشنی کی ایک مدھم لکیر کھڑکی سے اندر آ رہی تھی۔ یہ روشنی سورج کی تھی، جو نہایت نرمی سے واشروم کی دیواروں پر پڑ رہی تھی، مگر یہ نرمی اس جگہ کے ماحول کو مزید پراسرار بنا رہی تھی۔

زالینہ نے اپنے گلے سے دوپٹہ اتار کر دیوار کے ایک کونے میں لٹکا دیا اور اپنے لمبے بالوں کو پیچھے کی طرف لے جا کر جوڑے کی شکل دی۔

اس کی حرکتیں سست مگر بے حد پرسکون تھیں، جیسے کسی گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی ہو۔

اس نے نلکا کھولا، اور جیسے ہی پانی کے دھارے نے سنک کو چھوا، ایک عجیب سی سرد لہر ، واشروم میں پھیل گئی۔ زالینہ نے اپنے ہاتھوں سے پانی کے چھینٹے اپنے چہرے پر مارے لیکن ابھی وہ چہرہ دھونا شروع ہی کر رہی تھی کہ سنک کے اندر کچھ غیر معمولی حرکت ہونے لگی۔

پانی کی شفافیت یکدم ختم ہو گئی، اور سنک کے بیچ سے لال رنگ کا گاڑھا مائع نکلنے لگا۔ یہ خون تھا، مگر عام خون نہیں۔ اس کے ساتھ انسانی نسیں اور جمنے والے بلڈ کلوٹس بھی سنک کے کناروں پر تیرنے لگے۔

زالینہ کے لیے یہ منظر غیر متوقع تھا، مگر اس کے چہرے پر خوف کی کوئی رمق نہیں تھی۔

جیسے ہی وہ مزید قریب ہوئی، ایک جمے ہوئے خون کا لوتھڑا سنک سے باہر نکلا اور ایک مکروہ جال کی صورت میں اس کے چہرے پر چپک گیا۔

وہ تیزی سے پیچھے ہٹی اور اپنے چہرے کو اس عجیب و غریب جال سے آزاد کرنے کی کوشش کرنے لگی۔ اس کے ہاتھ لرز رہے تھے، لیکن اس کی آنکھوں میں کوئی خوف نہ تھا، صرف ایک عجیب سی سرد مہری تھی۔

جب اس نے اپنی تمام تر طاقت سے جال کو کھینچ کر دور پھینکا، تو سنک کے اندر سے خون کا بہاؤ نیچے فرش پر گرنے لگا۔ خون کی بدبو اتنی شدید تھی کہ فضا میں سانس لینا دشوار ہو گیا۔

اچانک، ایک کونے سے ایک ننھا وجود نمودار ہوا۔ یہ ایک بچہ تھا، لیکن اس کی حالت ایسی تھی کہ دیکھ کر دل دہل جائے۔ اس کا چہرہ جھلسا ہوا، آنکھیں اپنی جگہ سے باہر لٹک رہی تھیں، اور

Clubb of Quality Content

جسم پر گوشت کے زخم کھلے ہوئے تھے۔اس کے سینے سے پھٹے ہوئے پھیپھڑے اور دل باہر لٹک رہے تھے،اور وہ برہنہ تھا۔

اس کی آواز، جو ''امی، امی'' کے الفاظ دہرا رہی تھی، نہایت دردناک اور گہری تھی۔

زالینہ نے اسے دیکھا، لیکن اس کے چہرے پر خوف کا شائبہ بھی نہ تھا۔ جیسے ہی وہ بچہ اس کے قریب آیا، دوسری طرف سے ایک اور وجود نمودار ہوا، پھر تیسرا، پھر چوتھا، یہاں تک کہ پانچ بچے اس کے ارد گرد کھڑے ہو گئے۔ان کی حالت زار ان سب کو ایک دوسرے سے زیادہ خوفناک بناتی تھی۔ یہ وہی تعداد تھی جتنے زالینہ کے مس کیریجز ہو چکے تھے۔

وہ سب بیک وقت ''امی، امی'' کہتے ہوئے زالینہ کی طرف بڑھ رہے تھے۔

زالینہ نے ان کی طرف نظریں جمائیں اور سرد لہجے میں بولی، ''میں تم سب سے نہیں ڈرتی۔''

یہ سنتے ہی وہ بچے اچانک اپنی جگہ پر رک گئے اور ایک دوسرے کے گرد لپٹنے لگے۔ان کے جسم ایک لمبی رسی کی شکل میں تبدیل ہو گئے، جو خود کو ایک عجیب و غریب عورت کی صورت میں ڈھالنے لگی۔ یہ عورت نہایت ہیبت ناک تھی،اس کا چہرہ ایک مسخ شدہ خواب کی مانند تھا،اس کے ہونٹ پھٹے ہوئے اور دانت باہر کو نکلے ہوئے تھے۔اس کی آنکھیں

کھوپڑی کے اندر دھنس چکی تھیں، اور اس کے بال الجھے ہوئے اور گندے تھے۔ اس کے ہاتھ شتر مرغ کے پنجوں کی مانند لمبے اور نوکیلے تھے، اور اس کے جسم سے جلنے کی بو آ رہی تھی۔

اس عورت نے زالینہ کے بالوں کو زور سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اس کا چہرہ سنک کے اندر دھکیل دیا۔ سنک سے خون کا سیلاب ابلنے لگا، جو زالینہ کے منہ میں زبردستی بھرنے لگا۔ وہ عورت زور زور سے ہنس رہی تھی، اس کی آواز ایک گہرے گڑھے کی مانند تھی، جو اندر تک خوف پیدا کر دے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زالینہ نے اپنی سانس روک لی اور اپنی تمام تر طاقت سے اس عورت کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کی، لیکن عورت کی گرفت ناقابلِ یقین حد تک مضبوط تھی۔

اچانک، واشروم کے دروازے پر زور سے دستک ہوئی۔ لمحے بھر میں سب کچھ رک گیا۔ خون غائب ہو گیا، سنک خالی تھی، اور وہ پراسرار عورت بھی غائب ہو چکی تھی۔

دروازے کے باہر یونس کی آواز گونجی، "زالینہ، کتنی دیر ہے؟"۔

زالینہ نے ایک لمحے کے لیے اپنی سانس کو بحال کیا، اپنے چہرے کو آئینے میں دیکھا، جواب مکمل طور پر نارمل تھا۔ وہ مسکرائی اور بولی، ”آرہی ہوں، یونس۔“

پھر وہ دوبارہ سنک کے قریب گئی اور جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو، اپنا چہرہ دھونا شروع کر دیا۔ مگر وہ جانتی تھی کہ یہ سب حقیقت تھی، اور اسے کسی چیز کا خوف نہ تھا۔ شاید وہ خود بھی اپنی حقیقت سے زیادہ خوفناک تھی۔

☆✵☆

زالینہ نے خاموشی سے چاول کے دانے پلیٹ میں الٹ پلٹ کیے، گویا کسی گہرے خیال میں گم تھی۔ یونس نے ایک نوالہ توڑتے ہوئے بے ساختہ کہا، ”میرا دل چاہ رہا ہے کہ کہیں گھومنے چلیں۔“

زالینہ نے بے رغبتی سے جواب دیا، ”میرا کہیں جانے کو دل نہیں چاہ رہا، واقعی۔“

یونس نے اس کے چہرے کا بغور جائزہ لیا، تشویش آمیز لہجے میں پوچھا، ”سب ٹھیک تو ہے؟“

زالینہ نے بے پروائی سے شانے اچکائے، گویا کسی گہرے اضطراب کو چھپانے کی کوشش کر رہی ہو۔

عقب سے سورج کی نرم زرد روشنی کانچ کی کھڑکی سے اندر آرہی تھی، جو کمرے میں پھیلے سناٹے کو روشن کیے ہوئے تھی۔ زالینہ نے گہری سانس لیتے ہوئے میز پر رکھا جگ اٹھایا اور پودینے کا ٹھنڈا جوس گلاس میں انڈیلا۔ وہ گلاس یونس کی طرف بڑھانے کے لیے اس کے جانب رخ کیا ہی تھا کہ اچانک منظر بدل گیا۔

ایک غیر انسانی، ہیبت ناک مخلوق یونس کے عقب سے نمودار ہوئی۔ اس کی صورت سیاہ اور بد نما تھی، نارنجی آگ جیسی آنکھوں میں خونخوار چمک، اور دانتوں کی لمبی قطار سے گہرا سرخ خون ٹپک رہا تھا۔ اس کے وجود سے ایک ناقابلِ بیان دہشت چھلک رہی تھی۔ زالینہ کا دل گویا لمحہ بھر کو رک گیا، لیکن خوف کے بجائے اس کی آنکھوں میں عجیب سا سکون تھا، جیسے وہ اس مخلوق سے آشنا ہو یا جیسے اسے اس کی موجودگی کا پہلے ہی ادراک ہو۔

یونس بے خبر تھا، کھڑکی سے باہر منظر دیکھتے ہوئے چاول کا نوالہ کھانے میں مصروف تھا۔

زالینہ نے بے حرکت، گلاس تھامے، اس جن کو دیکھا جو اپنے نوکیلے دانتوں سے ایک مردہ سکوت کے ساتھ یونس کی جانب جھک رہا تھا۔ جن کی موجودگی کمرے کے سکوت کو کسی آسیب زدہ خاموشی میں بدل رہی تھی۔

یونس نے اچانک زالینہ کی طرف دیکھا اور چونک کر بولا، ''کیا ہوا؟ تم اتنی خاموش کیوں ہو؟ سب ٹھیک ہے نا؟''۔

زالینہ نے نظریں جھکا کر گلاس میز پر رکھا اور ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ کہا، ''کچھ نہیں، شاید روشنی سے آنکھوں کے آگے اندھیرا سا آگیا تھا۔ تم جوس پی لو۔''۔

یونس نے سنجیدگی سے کہا، ''شاید ڈاکٹر کو دکھالینا چاہیے۔''۔

زالینہ نے ہنس کر جواب دیا، ''ارے نہیں، فکر نہ کرو، سب ٹھیک ہے۔ بس روشنی کا دھوکا ہوگا۔''۔

جیسے ہی یونس کی توجہ زالینہ کی طرف مبذول ہوئی، وہ جن اچانک ہوا میں تحلیل ہوگیا، جیسے کبھی موجود ہی نہ تھا۔ مگر زالینہ کے وجود کی کپکپاہٹ اور اس کے چہرے کی پھیکی مسکراہٹ یہ راز ظاہر کر رہی تھی کہ سب کچھ معمول کے مطابق نہیں تھا۔ کمرے کی خاموشی ایک بار پھر گہری ہوگئی، لیکن اس خاموشی میں ایک خفیف سی لرزش باقی تھی، جیسے کسی نامعلوم بلا کا سایہ ابھی تک وہاں موجود ہو۔

☆ ✵ ☆

زالینہ نے برتن اٹھائے اور آہستہ قدموں سے کچن کی جانب بڑھنے لگی۔ جیسے ہی دہلیز پر پہنچی، اس کے قدم جم گئے۔

کچن کے اندر کا منظر اس کے سانسوں کو جکڑنے لگا۔ سامنے چولہے کے قریب ایک وجود کھڑا تھا—اس کا اپنا ہی عکس، مگر اس کی آنکھوں میں پراسرار بے خودی اور چہرے پر عجیب سا خمار تھا۔ چولہے پر رکھی دیگچی سے ابلتا ہوا پانی چھلک رہا تھا، بھاپ کچن کی فضا کو گدلا کر رہی تھی۔

دیگچی کے قریب زمین پر ایک ننھا سا بچہ بیٹھا تھا، شاید دو سال کا، جو کھلونوں سے کھیلنے میں مگن تھا۔ مگر اس کے وجود میں کچھ غیر فطری تھا، جیسے وہ یہاں کا نہ ہو۔ زالینہ کا عکس، جو کہ چھلاوا تھا، منمناتے ہوئے کوئی پرانا گانا گنگنا رہا تھا، جیسے یہ منظر کسی پراسرار کہانی کا حصہ ہو۔

چھلاوے نے دیگچی کو اٹھایا، اور اچانک، بغیر کسی توقف کے، ابلتا ہوا پانی بچے پر انڈیل دیا۔

لمحے بھر میں بچے کی چیخ کچن کی دیواروں سے ٹکرائی اور گونج بن کر زالینہ کے کانوں میں اتر گئی۔ بچے کا جسم تڑپنے لگا، فرش پر اس کے جلے ہوئے گوشت کی بو پھیل گئی۔ زالینہ نے آنکھیں پھاڑ کر دیکھا تو بچہ فرش پر پیر رگڑتے رگڑتے پگھلنے لگا۔

اس کا گوشت ہڈیوں سے علیحدہ ہو رہا تھا۔ فرش پر خون کی سرخ ندی بہنے لگی، جس میں اس کے اعضاء تیر رہے تھے۔ دل، جگر، پھیپھڑے — سب فرش پر بکھر چکے تھے، اور اس خون کے تالاب میں ایک دماغ تیرتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ یہ منظر زالینہ کے حواس پر ہتھوڑے کی طرح برس رہا تھا، مگر اس کا عکس، چھلاوا، مسکراتے ہوئے اپنی مسخ شدہ شکل میں بدلنے لگا۔

چھلاوے کا چہرہ لمحہ بہ لمحہ بگڑ رہا تھا — آنکھیں گہرے گڑھے بن گئیں، دانت نوکیلے اور خون آلود ہو گئے، اور اس کے منہ سے عجیب سی غرغراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔

وہ اچانک اپنی جگہ سے اچھلا اور زالینہ پر حملہ کرنے کے لیے جھپٹا ہی تھا کہ عقب سے یونس کی آواز گونجی،۔ "زالینہ!"۔

ایک پل میں سب کچھ غائب ہو گیا۔ وہ خون، وہ بچہ، وہ چھلاوا، سب کچھ معمول پر آ گیا۔ کچن کی فضا دوبارہ نارمل ہو گئی، گویا کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ زالینہ نے گہری سانس لے کر خود کو سنبھالا اور مسکراتے اپنا رخ موڑا۔

یونس اندر آیا اور بے دھیانی سے بولا، "زالینہ، میں دوستوں کے ساتھ باہر جا رہا ہوں۔"۔

زالینہ نے اثبات میں سر ہلایا، گویا کچھ ہوا ہی نہ ہو، "ہاں، ٹھیک ہے، تم جاؤ۔ اللہ حافظ۔"۔

کچن کی خاموشی میں ابھی بھی وہ لمحاتی دہشت کی بازگشت باقی تھی، مگر زالینہ کے سپاٹ چہرے پر کوئی خوف نہ تھا۔ اس کی آنکھوں میں ایک پراسرار خاموشی چھپی تھی، جو شاید کسی گہرے راز کا حصہ تھیں۔

☆✵☆

زالینہ برتن دھو کر کمرے میں داخل ہوئی۔ جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا، اس کی آنکھیں حیرت سے کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ سامنے دیوار کے ساتھ یونس کی پشت چپکی ہوئی تھی، اس کا جسم دیوار سے جڑا ہوا تھا، گردن جھکی ہوئی اور سانس بے ترتیب۔

لیکن اس منظر نے زالینہ کے رونگٹے کھڑے کر دیے، کیونکہ یونس کے پیٹ سے آنتیں باہر لٹک رہی تھیں، اور اس کے پھیپھڑے چاک ہو کر دیوار کے ساتھ چپک چکے تھے۔

دیوار پر خون کے ہاتھوں کے نشانات نقش ہو چکے تھے، جیسے کسی خونی سانحے کی گواہی دے رہے ہوں۔ یونس کی آنکھیں بند تھیں، اور اس کا وجود بے جان لگ رہا تھا۔ زالینہ کے قدم جیسے زمین میں دھنس گئے۔ خوف نے اسے جکڑ لیا تھا، لیکن کچھ پل کی ہچکچاہٹ کے بعد، وہ آہستہ آہستہ یونس کی طرف بڑھی۔

۔""یونس؟"" اس نے کانپتی آواز میں پکارا، جیسے یقین دہانی چاہ رہی ہو کہ یہ خواب ہے یا حقیقت۔ لیکن جیسے ہی اس نے یونس کو چھونے کی ہمت کی، اچانک یونس کی آنکھیں کھل گئیں۔ ان آنکھوں کا منظر وحشت زدہ کرنے والا تھا—سفید گولے، جن میں خون کی سرخی اور آگ کے شعلے لہرا رہے تھے۔

یونس کا چہرہ لمحوں میں مسخ ہو گیا۔ اس کی جلد جھلس کر سیاہ ہو گئی، اور اس کے لبوں سے ایک مکروہ، غیر انسانی چیخ نکلی۔ اس سے پہلے کہ زالینہ کچھ سمجھ پاتی، یونس کے ہاتھ سانپ کی طرح حرکت میں آئے اور اس نے زالینہ کی گردن کو دبوچ لیا۔

زالینہ کی چیخ گلے میں دب کر رہ گئی۔ یونس نے اسے دیوار کی طرف دھکیل دیا اور ایک ہاتھ سے اس کا وجود ہوا میں بلند کر دیا۔ زالینہ کے پیر زمین سے اوپر اٹھ گئے، اور وہ تڑپنے لگی۔ اس کی سانس رکنے لگی، اور اس کے چہرے پر نیلے نشان ابھرنے لگے۔

کمرے کے دائیں جانب کھڑکی سے اندھیرا جھانک رہا تھا، جیسے رات کا سایہ ان کی وحشت کو گواہ بننے آیا ہو۔ باہر سورج غروب ہو رہا تھا، اور مغرب کی اذانوں کی آواز بلند ہونے لگی۔ لیکن جیسے ہی اذان کی صدا کمرے میں گونجی، ایک عجیب روشنی ہر طرف پھیل گئی۔

اچانک، کسی نے ایک مکروہ قہقہہ لگایا، لیکن اس کے ساتھ ہی زالینہ کے جسم سے خون کا فوارہ بلند ہوا۔ دیواریں سرخ ہو گئیں، اور کمرے میں ہر چیز دھندلا گئی۔ زالینہ کی گردن کے نیچے سے خون رسنے لگا، اور اس کا جسم نیچے زمین پر گر گیا۔

کمرہ سنسان ہو چکا تھا۔ زالینہ کی پشت بری طرح زخمی تھی، جیسے کسی وحشی درندے نے اس کے جسم کو چیر ڈالا ہو۔ اس کی سانس بند ہو چکی تھی۔ خون قالین پر بہہ رہا تھا، اور ہر چیز تباہ حال دکھائی دے رہی تھی۔

یہ منظر ناقابلِ فہم تھا، جیسے کوئی اندھی طاقت کھیل کھیل رہی ہو۔ کمرے میں ایک غیر مرئی خاموشی تھی، لیکن زالینہ کے بے جان جسم کے ارد گرد ایک عجیب سی ہولناک موجودگی کا احساس ہو رہا تھا۔

کیا یہ حقیقت تھی یا محض ایک پہیلی؟ کوئی جان نہ سکا۔ یونس کہاں گیا؟ کیا وہ انسان تھا یا کوئی مافوق الفطرت مخلوق؟ زالینہ مر چکی تھی یا یہ محض شروعات تھی؟ یہ راز اندھیروں میں دفن ہو چکا تھا

☆✵☆

دو سال بعد۔۔۔

ہسپتال کے کمرے میں وہ دونوں ایک دوسرے کے قریب کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ کمرے کی پشت پر کھڑکی سے سورج کی روشنی اندر آ رہی تھی، روشنی میں دھوپ کی مدھم سی تمازت تھی جو ماحول کو ایک غیر معمولی سکوت بخش رہی تھی۔ ان کے سامنے ڈاکٹر، جس کی پیشانی پر سنجیدگی کے آثار تھے، اپنی کرسی پر بیٹھی تھی۔ بیچ میں ایک نفیس میز رکھی تھی جس پر کچھ فائلیں ترتیب سے رکھی تھیں۔

زالینہ نے ایک گہری سانس لی، جیسے الفاظ کو مجتمع کر رہی ہو، پھر مدھم مگر کپکپاتی ہوئی آواز میں بولی

۔"ڈاکٹر صاحبہ، میرے پانچ بار حمل ضائع ہو چکے ہیں۔ اب کی بار پھر امید سے ہوں، لیکن ایک اندیشہ ہے جو دل کو بے چین کیے رکھتا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ شاید پھر سے وہی ہو جو پہلے ہوا تھا۔"۔

یہ کہتے ہوئے زالینہ نے دھیرے سے یونس کی جانب دیکھا، جو اپنی جگہ خاموش اور گم سم بیٹھا تھا۔ یونس نے بغیر کچھ کہے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا اور اسے ہلکے سے دبایا۔ زالینہ نے نظریں جھکا لیں، جیسے اس چھوٹی سی تسلی میں بھی ایک بڑی بے یقینی پوشیدہ ہو۔

ڈاکٹر نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ تسلی دی۔

۔"زالینہ، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔ ہر مشکل کے بعد آسانی آتی ہے۔ شاید اس بار اللہ نے آپ کے لیے خوشخبری رکھی ہو۔ ہمیں صبر اور دعا کے ساتھ بھروسہ رکھنا چاہیے۔"۔

زالینہ نے ایک لمحے کو گہری سوچ میں نظریں جھکا لیں، جیسے دل ہی دل میں کسی غیر مرئی سوال کا جواب تلاش کر رہی ہو۔ کیا وہ واقعی اللہ کی رحمت سے ناامید تھی یا پھر اس رحمت کو پانے کے خوف سے سہمی ہوئی تھی؟

☆✵☆

کچھ دیر بعد، وہ دونوں اسپتال کی پارکنگ میں گاڑی کے اندر بیٹھے تھے۔ یونس نے زالینہ کو دیکھا جو گہرے سانس لے رہی تھی۔ ماحول میں ایک غیر مرئی کشمکش کی سی کیفیت طاری تھی۔

یونس نے دھیرے سے کہا کہا۔

۔"زالینہ، تم لوگوں کی باتوں کو دل پر مت لو۔ لوگ تو ہمیشہ کچھ نہ کچھ کہتے رہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے اس بار قسمت ہمارے حق میں ہو اور ہم ماں باپ بن جائیں۔ ان باتوں کو اپنے دل کا بوجھ نہ بناؤ۔"۔

زالینہ نے نظریں نیچی کیں اور اپنے ہاتھوں کو آپس میں مسلنے لگی، جیسے وہ اپنے جذبات کو قابو میں رکھنے کی ناکام کوشش کر رہی ہو۔

۔"یونس، تم نہیں سمجھتے۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں زخم بن کر میرے دل کو چیر دیتے ہیں۔ ان باتوں کی چبھن میری روح تک جا پہنچتی ہے۔"۔

یونس نے اس کے چہرے کو دیکھا، اس کی آنکھوں میں موجود بے بسی کو محسوس کیا۔ وہ سمجھ گیا کہ زالینہ کے خوف اور درد کو زائل کرنا آسان نہیں۔

،یونس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور خاموشی سے گاڑی آگے بڑھا دی۔ سڑک پر خاموشی تھی لیکن ان کے دلوں میں ہلچل۔ وہ دونوں ایک ایسے موڑ پر تھے جہاں امید اور خوف کی جنگ جاری تھی۔ وہ والدین بننے کے قریب تھے، لیکن دلوں میں بے یقینی اور ماضی کے زخموں کا سایہ حاوی تھا۔ کیا ان کی قسمت میں اس بار سکون لکھا تھا یا پھر ایک اور آزمائش؟ یہ سوال ان کے ذہنوں میں گونج رہا تھا، جس کا جواب وقت کے پردے میں چھپا ہوا تھا۔

☆ ❋ ☆

پچھلے دس دنوں سے یونس کی حالت غیر تھی۔ گویا کوئی ان دیکھے بوجھ نے اس کی صحت کو دیمک کی طرح چاٹ لیا ہو۔ زالینہ کے امید سے ہونے کے بعد سے ہی اس کی طبیعت عجیب و غریب انداز میں خراب رہنے لگی تھی۔ آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے، مسلسل کھانسی، اور ، چہرے کی پژمردگی گویا کسی انجان پریشانی کا اعلان کر رہی تھی۔ ڈاکٹر نے تمام ٹیسٹ کیے سب نارمل تھے، مگر یونس کی بیماری کسی جسمانی علت سے زیادہ کسی پوشیدہ وجہ کا پتہ دیتی تھی۔

زالینہ روز اس پر قرآنی آیات کا دم کرتی۔ کچھ لمحے کے لیے یونس سکون محسوس کرتا، مگر پھر وہی کیفیت لوٹ آتی۔ آج وہ اپنے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا، گہری نیند کی گود میں، جیسے ہر فکر سے آزاد۔ کمرے میں نیم تاریکی تھی، اور ہوا میں ایک عجیب سی گھٹن پھیلی ہوئی تھی۔ زالینہ دھیرے سے اٹھی، یونس کو سوتا چھوڑ کر کمرے سے باہر نکل آئی۔

کچن کی ٹھنڈی، سنسان فضا میں اس کے قدموں کی چاپ گونج رہی تھی۔ وہ خاموشی سے کچن کے کاؤنٹر کے پاس گئی اور چھری اٹھالی۔ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے، آنکھوں میں ایک

عجیب سی وحشت تھی۔ اس نے چھری کو اپنے پیٹ کی طرف بڑھایا، مگر جیسے کسی ان دیکھے ہاتھ نے اسے روک لیا ہو۔

چھری کی دھار اس کے پیٹ کی جلد کو چھونے لگی، مگر آگے نہ بڑھ سکی۔ اس کی سانسیں تیز ہو گئیں۔ اس نے ایک گہری سانس لی، چھری کے دھار پر انگلیوں کی پوریں پھیریں، اور پھر جھٹکے سے چھری کو نیچے رکھ دیا۔

زالینہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ وہ بے آواز رونے لگی، جیسے اس کے اندر کی چیخیں باہر آنے سے قاصر ہوں۔ کچن میں موجود گھڑی کی ٹک ٹک، زالینہ کی دل کی دھڑکن کے ساتھ مل کر ایک عجب ساز پیدا کر رہی تھی۔ کمرے کے دروازے سے یونس کی مدھم کھانسی کی آواز آئی، جیسے وہ کسی ان دیکھی حقیقت کو بیان کر رہا ہو، اور زالینہ کا دل ایک لمحے کو رک سا گیا۔

یہ لمحہ تھا جس میں خوف، اذیت اور بے بسی کی گونج تھی۔ گویا یہ رات ان دونوں کے نصیب کی ایک انجان داستان لکھنے والی ہو۔

☆✵☆

یونس بیڈ پر نیم دراز تھا۔ کمرے کے دائیں طرف سے سورج کی مدھم روشنی پردوں کی درز سے اندر آرہی تھی، روشنی کا ہلکا لمس یونس کے چہرے پر پڑ رہا تھا، جیسے کوئی ان دیکھا ہاتھ اسے چھو رہا ہو۔ وہ آج کام پر نہیں جا سکا تھا؛ بدن کی تھکن اور کھانسی کی شدت نے اسے بستر سے باندھ رکھا تھا۔

زالینہ ایک ٹرے میں کھانا لیے کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کی چال میں ایک عجب سی نرمی تھی، جیسے وہ ہر قدم پر کسی گہری سوچ کے بوجھ تلے دبی ہو۔ اس نے خاموشی سے ٹرے کو بیڈ کے قریب ٹیبل پر رکھا اور یونس کے سامنے بیٹھ گئی۔ یونس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف دیکھا اور کھانے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

یونس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی، مگر زالینہ کی نگاہیں اس کے چہرے پر ٹکی رہیں۔ وہ کسی گہری سوچ میں مبتلا معلوم ہو رہی تھی، جیسے وہ کوئی سوال کرنے کی ہمت جمع کر رہی ہو۔ بالآخر، اس نے ایک جھجکتے ہوئے لہجے میں کہا

۔''یونس، کیا تم نے کبھی یہ سوچا کہ تم دوسری شادی کر لو؟ میں تمہیں وہ خوشی نہیں دے سکی جو تمہارا حق تھا... اولاد کی خوشی۔''

یونس نے اس کی بات سنی، لیکن بجائے جواب دینے کے، چند لمحوں کے لیے خاموشی اختیار کی۔ پھر اس نے نظر اٹھائی اور نہایت نرم مگر گہرے لہجے میں کہا

۔"زالینہ، جب میں یتیم خانے سے نکلا تھا اور اپنی محنت سے یہ مقام حاصل کیا تھا، تو میں نے زندگی کے ان حسین لمحوں کا خواب دیکھا تھا جنہیں کبھی محسوس نہ کر سکا۔ مگر ان خوابوں میں تم ہمیشہ میرے ساتھ تھیں۔ یہ دنیا کا ہر منظر، ہر خوشبو، اور ہر رنگ تمہارے بغیر بے معنی ہے۔ اولاد ہونا یا نہ ہونا نصیب کا کھیل ہے، مگر تم میرے نصیب کی وہ خوشی ہو جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔ کسی اور کا تصور بھی میرے لیے محال ہے۔"۔

زالینہ کی آنکھ سے ایک آنسو ٹپکا، اور وہ دھیرے سے اس کی جانب دیکھتے ہوئے گویا ہوئی

"یونس، تم واقعی مجھ سے اتنا پیار کرتے ہو؟"

یونس نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا

۔"پیار؟ یہ لفظ بہت چھوٹا ہے۔ زالینہ، میں تم سے عشق کرتا ہوں، وہ عشق جو دل کے ہر تار کو تمہارے لیے زندہ رکھتا ہے۔"۔

زالینہ نے گہری سانس لی، گویا اپنے دل کی شدت کو قابو میں لانے کی کوشش کر رہی ہو، مگر آنسو پلکوں سے بہنے کو بے تاب تھے۔ اس نے آخر ہمت کی اور کہا

"یونس، ایک بات کہنا چاہتی ہوں۔"

یونس نے ہلکے سے "ہمم" کہا، جیسے اس کی بات سننے کے لیے تیار ہو۔

زالینہ نے نرمی مگر یقین کے ساتھ کہا۔ "یونس، مجھے لگتا ہے کہ شاید اولاد ہماری قسمت میں نہیں۔ جب سے میں امید سے ہوں، تمہاری طبیعت خراب رہتی ہے۔ کیا یہ بہتر نہ ہو کہ میں اس حمل کو ختم کروا لوں؟"۔

یونس نے چونک کر اس کی طرف دیکھا، اس کی آنکھوں میں حیرت اور دکھ کی جھلک تھی۔

۔"زالینہ! یہ کیا کہہ رہی ہو؟ یہ سب محض تمہارا وہم ہے۔ یہ تو عام کھانسی ہے، کچھ دنوں میں ٹھیک ہو جائے گی۔ ایسی باتیں مت کرو، یہ خیال بھی دل میں نہ لانا!"۔

زالینہ نے اسے قائل کرنے کی کوشش کی، گویا خود کو سمجھا رہی ہو۔

۔"یونس، تم دوسری شادی کر لو۔ شاید تمہیں اولاد کی خوشی نصیب ہو جائے، تمہیں اجازت ہے"۔

یونس کے چہرے پر ایک سختی آگئی، مگر اس کی آواز میں گہری ملامت کے ساتھ محبت تھی
آئندہ ایسی بات نہ کرنا، زالینہ۔ تم میری زندگی ہو، اور اس زندگی کا کوئی اور شریک نہیں ہو "
سکتا۔"

زالینہ نے ایک لمحے کو آنکھیں بند کیں، جیسے اپنے دل کی تھکن کو سمیٹ رہی ہو۔ پھر وہ دھیرے سے دائیں طرف مڑی اور خود سے ہی لڑنے لگی، گویا اپنے الفاظ پر پچھتا رہی ہو، مگر اس پچھتاوے میں بھی ایک ان دیکھی اذیت پوشیدہ تھی، جو اس کے دل کی دھڑکن کو مزید بوجھل کر رہی تھی۔

☆✵☆

رات کے سناٹے میں ٹی وی لاؤنج کی مدھم روشنی، زالینہ اور یونس کو ایک خاموش لیکن گہرے کشمکش میں ڈبو رہی تھی۔ فلم کی آواز پس منظر میں گونج رہی تھی، لیکن ان دونوں کا دھیان مکمل طور پر کہیں اور تھا۔ زالینہ کے پیٹ کا معجزاتی طور پر جلدی بڑھنا ان کے لیے ایک نہ سمجھ آنے والی پہیلی بن چکا تھا۔

Clubb of Quality Content

تین مہینے میں ہی وہ ایسے دکھائی دے رہی تھی جیسے نو مہینوں کی حاملہ ہو، اور ڈاکٹرز بھی اس بات پر حیران تھے کہ بچہ اس قدر تیزی سے نشو نما کیوں پا رہا تھا۔

کچھ وقت پہلے تک، وہ دونوں ان گنت مس کیرج کے دکھ سے گزرے تھے، اور اب یہ غیر معمولی حمل ان کے لیے کسی معجزے سے کم نہ تھا۔ لیکن خوشی کے ساتھ ایک عجیب سی بے چینی بھی ان کے دل میں بسی ہوئی تھی۔ یونس کی طبیعت بھی ان دنوں خراب رہنے لگی تھی، جیسے کوئی غیر مرئی طاقت ان پر سایہ کر رہی ہو۔

اچانک زالینہ کے پیٹ میں کچھ حرکت ہوئی، جیسے کوئی زندہ وجود اندر سے زور لگا رہا ہو۔ وہ چونک کر سیدھی ہو گئی، اس کے چہرے پر درد کی ایک شدید لہر ابھری۔

۔"یونس..." اس کی آواز میں گھبراہٹ اور درد واضح تھا۔

یونس نے فوراً اس کی طرف دیکھا، "زالینہ، کیا ہوا؟"۔

"! پیٹ میں..." وہ ہانپتے ہوئے بولی، "درد... بہت زیادہ درد ہو رہا ہے"

یونس کی پریشانی اس کے چہرے پر صاف دکھائی دے رہی تھی۔ زالینہ کے پیٹ کی حرکت اب اور واضح ہو چکی تھی، جیسے کوئی قوت اس کی جلد کے نیچے کلبلانے لگی ہو۔ لمحہ بہ لمحہ درد بڑھتا جا رہا تھا، اور زالینہ کی چیخ نکل گئی۔

یونس نے گھبرا کر اسے سہارا دیا، ”چلو! اسپتال چلتے ہیں!“۔

اس نے جلدی سے زالینہ کو بازوؤں میں تھاما اور گاڑی تک لے گیا۔ راستہ ان کے لیے ایک خاموش اذیت میں ڈوبا ہوا تھا۔ گاڑی کی تیز رفتار کے ساتھ، یونس کے دل کی دھڑکن اور زالینہ کی کراہیں ایک عجیب سا خوف پیدا کر رہی تھیں۔

پیچھے رہ گئی فلم کی اسکرین پر چلنے والے مناظر، اور اس لاؤنج میں چھائی پراسرار خاموشی، ان دونوں کے حالات کے برعکس تھے۔ کچھ غیر معمولی ہو رہا تھا، ایک ایسا معجزہ، جو شاید خوشی کے ساتھ کچھ نہ سمجھ آنے والے خطرے کو بھی اپنے ساتھ لائے گا۔

☆☆☆

اسپتال کی سفید روشنیوں میں ڈوبے ہال کا ماحول عجیب کشمکش میں مبتلا تھا۔ زالینہ اسٹریچر پر لیٹی ہوئی تھی، اس کے چہرے پر درد کی شدت صاف عیاں تھی۔ اس کے ارد گرد نرسیں اور ڈاکٹرز ایک عجلت بھرے اضطراب میں حرکت کر رہے تھے، جبکہ یونس اسٹریچر کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ اس کے چہرے پر خوف، فکر اور تھکن کے آثار نمایاں تھے۔

ڈاکٹر نے ایک لمحے کے لیے یونس کی طرف دیکھا اور اعتماد سے کہا، ''آپ کی بیوی کو لیبر پین ہو رہا ہے، گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے۔''

یونس کے قدم رک گئے۔ اس نے ڈاکٹر کی بات پر ایک پریشان نگاہ ڈالی اور دھیمی آواز میں بولا، ''لیکن ابھی تو صرف تین مہینے ہوئے ہیں...''

ڈاکٹر ایک لمحے کے لیے ٹھٹک گیا۔ اس کے چہرے پر حیرت اور الجھن کے سائے نمودار ہوئے۔ ''تین مہینے؟ اور لیبر پین؟

"Impossible

وہ زیرِ لب بڑبڑایا، جیسے خود سے بات کر رہا ہو، لیکن یونس نے اس کے الفاظ صاف سن لیے۔

اسٹریچر کو تیزی سے آپریشن تھیٹر کی طرف دھکیلا گیا، اور زالینہ مسلسل درد سے سسکتی جا رہی تھی۔ یونس کمرے کے باہر کھڑا بے چینی سے اپنے ہاتھ مل رہا تھا۔ اس کے قدم خود بخود فرش پر ادھر سے ادھر چل رہے تھے، اور اس کے دل میں ایک ہی سوال گونج رہا تھا: ''کیا یہ ایک اور مس کیرج ہونے والا ہے؟ چھٹی بار؟''

وہ جانتا تھا کہ پہلے بھی کئی بار امید کی کرن دکھائی دی تھی، مگر ہر بار وہی تاریکی اس کے حصے میں آئی تھی۔ لیکن اس بار کچھ مختلف تھا۔ زالینہ کا حمل شروع سے ہی غیر معمولی تھا، اور اب یہ حالات مزید پراسرار رخ اختیار کر چکے تھے۔

دفعتاً، باہر آسمان پر ایک عجیب سا منظر نمودار ہوا۔ پورا چاند، جو چند لمحے پہلے روشن اور صاف تھا، یکایک لال ہو گیا۔ سرخ رنگ نے رات کی تاریکی کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، اور پھر چاند کے اطراف ایک غیر معمولی بجلی کی چمک نمودار ہوئی۔ وہ بجلی کسی معمولی چمک کی طرح نہیں تھی، بلکہ اس میں ایک پراسرار قوت چھپی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

دائیں جانب کھڑکی سے یونس نے یہ منظر دیکھ کر کمرے کے دروازے کی طرف نظریں جمائیں۔ اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا، اور ماتھے پر پسینہ آنے لگا تھا۔ یکدم، اندر سے ایک بچے کے رونے کی آواز گونجی۔ وہ آواز، جو کسی معجزے کی مانند تھی، یونس کے کانوں میں گونجی اور اسے ایک لمحے کے لیے جامد کر گئی۔

کمرے کا دروازہ کھلا، اور ڈاکٹر باہر نکلا۔ اس کے چہرے پر حیرت اور پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ وہ یونس کے قریب آیا اور دھیمی، لرزتی آواز میں بولا، "یہ... یہ ناقابل یقین ہے۔ تین مہینے میں بچہ؟ یہ ممکن نہیں، یہ کسی معجزے سے کم نہیں!"۔

ڈاکٹر کی بات نے یونس کے دل میں ایک عجیب سی کیفیت بھر دی۔اس کے قدم بے اختیار ،لرزنے لگے۔نرس نے،جو ڈاکٹر کے پیچھے کھڑی تھی، مسکراتے ہوئے یونس سے کہا مبارک ہو! بیٹا ہوا ہے۔چند لمحوں میں ماں اور بچے کو روم میں شفٹ کر دیا جائے گا،تب" آپ ان سے مل سکتے ہیں۔"۔

یونس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔اس کے لبوں پر ایک ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوئی، مگر دل میں ابھی بھی ایک انجان خوف چھپا ہوا تھا۔یہ خوشی تھی،یا کسی نہ سمجھ آنے والے واقعے کی ابتدا،یہ سوال اس کے دل میں گونجتا رہا۔

☆❋☆

یونس مسجد کے خاموش گوشے میں بیٹھا تھا۔رات کے گہرے سناٹے میں مسجد کی مدھم روشنی اور سجدے کی خاموشی نے اسے اپنے اندر جھانکنے پر مجبور کر دیا تھا۔وہ مصلے پر دوزانو ،بیٹھا،اور پھر آہستہ آہستہ اس کا سر زمین پر جھک گیا۔اس کی پیشانی ٹھنڈی فرش سے لگی تھی اور آنسو بے اختیار اس کی آنکھوں سے بہتے جا رہے تھے۔

اس کے لب ہلنے لگے، جیسے دل کی تمام تر گہرائیوں سے اپنے رب سے بات کر رہا ہو
۔"یااللہ! اے تمام جہانوں کے رب، تُو نے مجھے ایک ایسا وقت دکھایا جس کے بارے میں
کبھی سوچ بھی نہ سکتا تھا۔ تُو نے مجھے یتیمی کے ان اندھیروں سے نکالا، جہاں میں نے اپنی
پہچان کھو دی تھی۔ میں نے تو کبھی یہ سوچا بھی نہ تھا کہ میرا کوئی خاندان ہو گا، کہ میرا کوئی
ہو گا۔ مگر تُو نے زالینہ کو میرے لیے بھیجا۔ تُو نے ہمیں ایک دوسرے کا سہارا بنایا۔

یارب، ہم دونوں ایسے تھے جیسے کوئی بے سہارا درخت، جن کی جڑیں زمین سے کٹ گئی
ہوں، مگر تُو نے ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیا۔ تُو نے ہمیں ایک خاندان بننے کا موقع
دیا۔ زالینہ نے میرے ویران دل کو گھر بنایا، اور آج تُو نے ہمارے اس خاندان کو مکمل کر دیا۔
یااللہ، تُو جانتا ہے کہ میں نے یتیم خانے کے صحن میں کتنی راتیں تنہا گزاری ہیں، آسمان کی
طرف دیکھ کر سوچتا تھا کہ کیا میرا بھی کوئی ہو گا جو میرا ہاتھ تھامے گا؟ کیا کبھی مجھے بھی وہ
سکون ملے گا جس کے لیے میرا دل تڑپتا ہے؟ اور آج، یااللہ، تُو نے وہ خواب پورا کر دیا۔ زالینہ
کے ساتھ تُو نے مجھے اس زندگی کی خوشیوں سے آشنا کیا، اور آج تُو نے ہمیں اولاد کی
نعمت سے نوازا۔

یا اللہ! تُو نے ہمارے دکھوں کو راحتوں میں بدلا، ہماری دعاؤں کو قبول کیا۔ تُو نے ہمیں یتیموں سے ماں اور باپ بنا دیا۔ ہم جیسے ٹوٹے ہوئے انسانوں کو تُو نے مضبوطی دی۔ تُو نے ہمیں وہ سکون دیا جو کسی انسان کے بس کی بات نہیں۔ میں تجھ سے کس زبان میں تیرا شکر ادا کروں؟ تُو نے ہماری بے رنگ زندگیوں میں رنگ بھر دیے۔

یا رب، اس بچے کو اپنی رحمت کے سائے میں رکھ۔ اس کی زندگی کو خیر اور برکت سے بھر دے۔ ہمیں اس امانت کی حفاظت کرنے کا حوصلہ دے۔ زالینہ نے مجھے ایک خاندان دیا، یا اللہ، تُو اس خاندان کو اپنی رحمت سے نواز دے۔ ہمیں کبھی اپنی رحمت سے دور نہ کرنا۔ ہماری آزمائشوں کو سہل بنا دے، اور ہمیں اپنے قریب رکھ۔

یا اللہ، تیرے بغیر ہم کچھ بھی نہیں۔ تُو نے ہمیں جینا سکھایا، تُو نے ہمیں وہ دیا جو ہمارے خوابوں سے بھی بڑھ کر تھا۔ یا رب، ہماری زندگی کے ہر لمحے میں ہمارا سہارا بنے رہنا۔"۔

یونس کا دل بوجھل تھا، مگر یہ دعا اس کے دل کی گہرائیوں سے نکلی تھی۔ جب اس نے سر اٹھایا تو اس کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں، مگر ان میں شکر گزاری کی ایک روشنی بھی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ، جو کبھی یتیمی کے اندھیروں میں زندگی گزارتا تھا، آج اپنے رب کے کرم سے ایک خاندان کا حصہ ہے۔ زالینہ نے اس کی زندگی کو مکمل کیا، اور آج ان کے

خاندان کا خواب سچ ہو گیا تھا۔ یہ سب اس کے رب کا کرم تھا، اور یونس کا دل اس بات سے بھر گیا کہ وہ ہمیشہ کے لیے اس کرم کا شکر گزار رہے گا۔

☆❋☆

زالینہ اسپتال کے نیم تاریک کمرے میں تنہا تھی۔ کمرے کی بڑی کانچ کی کھڑکی کے پار بارش موسلادھار برس رہی تھی، اور باہر کا منظر دھندلے قطروں کے پیچھے چھپا ہوا تھا۔ کمرے میں ایک عجیب سی خاموشی تھی، مگر یہ خاموشی کسی طوفان سے پہلے کی طرح بھاری اور ناقابل برداشت لگ رہی تھی۔ زالینہ کے چہرے پر ایک عجیب سا تاثّر تھا، جیسے وہ کسی گہرے خیال میں ڈوبی ہو۔

اس کے دائیں طرف بچے کا چھوٹا سا وجود لیٹا ہوا تھا، ننھا سا جسم جو کپڑے میں لپٹا ہوا تھا۔ بچہ ہلکی ہلکی آواز میں رونے لگا۔ زالینہ نے اپنی نظریں دھیرے سے بچے کی طرف گھمائیں۔ پہلے تو وہ اس پر خاموشی سے نظریں جمائے رہی، مگر آہستہ آہستہ اس کی سانسیں تیز ہونے لگیں۔ اس کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے، اور اس کی آنکھوں میں ایک غیر انسانی غضب کی جھلک ابھر آئی۔

Clubb of Quality Content

یکدم، وہ دانت پیستی ہوئی بستر سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کا جسم کانپ رہا تھا، اور اس کے ہاتھ بے قابو لگ رہے تھے۔ اس نے جھک کر بچے کو کپڑے سمیت اٹھایا اور تیز جھٹکے سے اسے ٹانگوں سے پکڑ کر الٹا لٹکا دیا۔ بچہ خوف اور تکلیف کے مارے زور زور سے چیخنے لگا، مگر زالینہ کے چہرے پر کوئی ہمدردی نہ تھی۔ اس کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو چکی تھیں، اور اس کے ہونٹوں سے ایک بے قابو ہنسی نکلنے لگی، جو کسی شیطانی آواز جیسی محسوس ہو رہی تھی۔

وہ بچے کو الٹا لٹکائے کھڑی رہی، جیسے کسی جانور کا شکار کیے کھڑی ہو۔ پھر اچانک، اس نے بچے کو پوری قوت سے فرش پر دے مارا۔ ایک دھمک کی آواز گونجی، اور بچہ شدت سے رونے لگا۔ زالینہ نے ایک لمحے کے لیے بھی رکنے کا ارادہ نہ کیا۔ اس نے دوبارہ جھک کر بچے کو اٹھایا اور زور سے زمین پر پٹخ دیا۔ بچے کی چیخیں اب گھٹنے لگیں تھیں، جیسے اس کی سانسیں کسی خوفناک دائرے میں پھنس گئی ہوں۔

کمرے میں ہر طرف بچے کی چیخوں، کپڑے کی پھٹنے کی آوازوں، اور خون کے گرنے کی آوازیں گونجنے لگیں۔ زالینہ کا چہرہ اس وقت انسانی نہیں لگ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ خون سے لت پت ہو چکے تھے، اور بچے کا جسم اب بے حرکت سا ہونے لگا تھا۔ مگر زالینہ نہ رکی۔ وہ

بچے کو دیوار کے ساتھ پوری قوت سے مارتی رہی، یہاں تک کہ سفید دیوار خون سے سرخ ہونے لگی۔ بچے کے جسم کے ٹکڑے الگ الگ ہو کر زمین پر گرنے لگے، اور فرش پر خون جمع ہونے لگا۔

کمرے کی ہوا میں ایک عجیب سی سرد مہری اور وحشت بھری ہوئی تھی۔ زالینہ کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ اور آنکھوں میں وحشت تھی۔ آخرکار، اس نے بچے کو دوبارہ اٹھایا، اور پوری قوت سے کانچ کی کھڑکی پر دے مارا۔ کانچ ٹوٹنے کی ایک بلند آواز گونجی، اور خون کے قطروں نے شیشے پر لکیریں بنا دیں۔ شیشہ نیچے گرنے لگا، اور اس کے ساتھ بچہ بھی زمین پر جا گرا۔

کمرے کی سفید دیواریں لال ہو چکی تھیں، فرش پر خون پھیلا ہوا تھا، اور ہوا میں گوشت کے ٹکڑوں کی بو محسوس ہو رہی تھی۔ زالینہ نے اپنے خون میں لت پت ہاتھوں کو دیکھا اور زور سے قہقہہ لگانے لگی، مگر اس کی آواز کمرے کی پراسرار خاموشی میں مزید وحشت پیدا کر رہی تھی۔ اس کی ہنسی گونج رہی تھی، اور کمرے میں صرف موت کی پرچھائیاں محسوس ہو رہی تھیں۔

کمرے کے دروازے کی ہلکی سی چرچراہٹ سے زالینہ اپنے خیالات کی دنیا سے واپس لوٹ آئی۔ وہ جو یک ٹک دیوار کو گھور رہی تھی، اس کی آنکھیں دھیرے سے جھپکیں، اور اس نے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا۔ یونس کمرے میں داخل ہو رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ایک عجیب سی خوشی اور سکون کا امتزاج تھا، جیسے وہ کسی خواب کے حقیقت بن جانے پر مطمئن ہو۔

یونس کے قدم آہستہ آہستہ زالینہ کی طرف بڑھ رہے تھے، مگر اس کے ہر قدم سے ایک مانوسیت جھلک رہی تھی، جیسے وہ ہر لمحہ زالینہ کا سہارا بننے کے لیے تیار ہو۔ قریب آ کر اس نے نرمی سے زالینہ کا ہاتھ تھاما، اور اپنے لب اس کے ہاتھ کی پشت پر رکھ دیے۔ یونس کی آنکھیں، جذبات سے لبریز تھیں۔ پھر اس نے اس کی پیشانی کو چوم کر محبت سے کہا، "شکریہ زالینہ۔"

زالینہ کی آنکھوں میں ایک لمحے کے لیے حیرت کی جھلک آئی، مگر وہ مدھم سی مسکرا دی۔ وہ مسکراہٹ بھی جیسے ادھوری تھی، اس کے اندر کے کسی خوف کو چھپاتے ہوئے۔ یونس نے جھک کر باری باری اس کی آنکھوں کو بوسہ دیا، اور اس کے چہرے پر محبت کی حدت بھر دی۔

پھر یونس دھیرے دھیرے بچے کی طرف بڑھا، جو قریب ہی کپڑوں میں لپٹا ہوا سکون سے لیٹا تھا۔اس نے بچے کو نرمی سے گود میں اٹھایا، اور اس کے چھوٹے سے وجود کو اپنے سینے کے قریب کر لیا۔یونس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی، مگر اس کی آنکھوں کے گوشے بھیگنے لگے تھے۔وہ بچے کی طرف دیکھ کر نرم لہجے میں بولا، ''جانتے ہو، ننھے فرشتے، ہم نے تمہارے انتظار میں کتنے برس گزار دیے؟ کتنی راتیں جاگ کر دعائیں مانگیں؟ کتنے آنسو بہائے؟''۔

اس نے بچے کے ماتھے کو چوما، اور اس کی آواز میں ایک عجیب سی لرزش تھی، ''آج تم ہماری زندگی کا سب سے بڑا خواب بن کر ہمارے پاس آئے ہو۔تم نے ہماری دعاؤں کو قبولیت بخشی، تم نے ہمیں مکمل کر دیا۔آج، تمہاری صورت میں ہمیں وہ ملا ہے جس کی امید ہم نے کبھی چھوڑ دی تھی۔''۔

،زالینہ اپنی جگہ پر بیٹھی یونس کو دیکھ رہی تھی۔اس کے چہرے پر ایک عجیب سی کشمکش تھی جیسے کوئی انجان خوف اس کے دل میں گھر کر رہا ہو۔اس کی آنکھیں خاموشی سے نم ہو رہی تھیں، مگر اس کے ہونٹ کچھ کہنے سے قاصر تھے۔

یونس نے بچے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا، ''آج سے تمہارا نام اسرافیل ہوگا۔'' وہ دھیرے سے مسکرایا، جیسے یہ نام خود کسی وحی کی طرح اس کے دل میں اترا ہو۔ پھر اس نے زالینہ کی طرف دیکھا اور کہا، ''یہ نام کیسا لگا تمہیں؟''۔

زالینہ نے دھیرے سے اپنی پلکیں اٹھائیں اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کی آنکھوں کی نمی اس کی کیفیت کی گواہی دے رہی تھی، مگر اس کی مسکراہٹ میں ایک ایسی خاموشی چھپی تھی جو یونس کے لیے نامعلوم تھی۔

یونس نے اس کی طرف محبت سے دیکھا اور بولا، ''تم نے میری زندگی کو مکمل کر دیا، زالینہ۔ تم نے مجھے وہ خاندان دیا، جس کا میں نے کبھی خواب دیکھا تھا۔ میں تمہارا شکر گزار ہوں، اور ہمیشہ رہوں گا۔''۔

زالینہ نے ایک بار پھر مدھم سی مسکراہٹ دی، مگر اس کے دل کے اندر کوئی گہری دراڑ سی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ کچھ کہنا چاہتی تھی، مگر اس کے الفاظ اس کے لبوں پر آ کر رک گئے۔

یونس خوشی کے جذبات میں ڈوبا ہوا تھا، اور زالینہ خاموشی سے اس کا ساتھ دے رہی تھی۔ مگر اس کمرے میں چھپی خاموشی ایک عجیب سی وحشت کو جنم دے رہی تھی۔ بارش اب بھی کھڑکی کے پار برستی رہی، مگر اس کی رم جھم کسی آنے والے طوفان کا پتہ دے رہی تھی۔

وہ دونوں نہیں جانتے تھے کہ یہ سکون عارضی ہے، کہ ان کی یہ خوشی بہت جلد ایک خوفناک حقیقت کی گونج میں دبنے والی ہے۔ وہ نہیں جانتے تھے کہ ان کی زندگی کا سب سے بڑا طوفان ابھی شروع ہونے کو تھا۔

☆✵☆

چند روز بعد جب وہ دونوں اپنے گھر لوٹے تو معمولات پھر سے بحال ہونے لگے۔ پانچویں رات، زالینہ اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی تھی۔ سامنے کتابیں بکھری پڑی تھیں اور وہ گہرے غور و فکر کے ساتھ ان کے اوراق پلٹ رہی تھی۔ فضا میں خاموشی کے پردے تنے ہوئے تھے، جب یونس کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی حیرانی کے آثار نمایاں تھے۔

یونس نے توقف کے بعد کہا، "زالینہ، چار کے قریب مٹھائی کے ٹوکرے تھے وہ کہاں گئے؟ میں نے انہیں یتیم خانے لے جانے کا ارادہ کیا تھا، مگر اب وہ غائب ہیں۔"۔

زالینہ نے حیرت سے یونس کو دیکھا اور پل بھر کو خاموش رہی۔ پھر جیسے کوئی انجانا خیال اس کے ذہن کے پردوں پر ابھرا۔ دل ہی دل میں کچھ کھٹکا۔ جنات۔۔۔ انہیں مٹھائیاں بہت مرغوب ہوتی ہیں۔

اس نے چند لمحے سوچتے ہوئے اپنی آنکھیں موند لیں اور ساتھ ہی اسرافیل کی طرف دیکھا۔

حیرت کی ایک لہر اس کے وجود میں دوڑ گئی۔ اسرافیل ان دنوں غیر معمولی طور پر بڑا لگ رہا تھا، جیسے چار مہینے کا بچہ ہو۔ یہ تیز رفتار نشو نما خلاف توقع اور پر اسرار تھی۔

اپنی الجھن کو چھپانے کے لیے زالینہ نے گلا صاف کیا اور کہا، "یونس، دراصل میں نے وہ مٹھائی کے ٹوکرے غریبوں میں تقسیم کروا دیے تھے۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم انہیں یتیم خانے کے لیے لائے تھے۔"

یونس کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔ "اوہ، چلو کوئی بات نہیں۔ میں جاتے ہوئے اور لے لوں گا۔"

زالینہ نے دھیمی مسکراہٹ کے ساتھ سر ہلایا، لیکن اس کی مسکراہٹ میں دبی ہوئی الجھن صاف جھلک رہی تھی۔

جب یونس کمرے سے چلا گیا تو زالینہ نے دوبارہ اسرافیل کی طرف دیکھا۔ اسرافیل، جو بظاہر ایک معصوم بچہ لگ رہا تھا، مگر اس کے لبوں پر ایک عجیب سی پر اسرار مسکراہٹ تھی۔

زالینہ کا دل جیسے کسی انجانے خوف سے لرز اٹھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس نے بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ مارا، جیسے کسی الجھن سے چھٹکارا پانے کی کوشش کر رہی ہو۔ پھر اس نے سر جھٹکا اور گہری سانس لیتے ہوئے خود کو سنبھالنے کی سعی کی، مگر اس کے دل میں کہیں ایک غیر مرئی خوف کی سرسراہٹ باقی رہی۔

☆☆☆

اسرافیل کو دنیا میں آئے ایک سال گزر چکا تھا، لیکن یہ ایک سال غیر معمولی واقعات کا مرقع بن چکا تھا۔ وہ بچہ جو ابھی اپنی ابتدائی عمر کے مدارج طے کر رہا تھا، حیرت انگیز طور پر نہ صرف بولنا شروع کر چکا تھا بلکہ اس کے تمام دانت بھی نکل آئے تھے۔

ایک سال کی عمر میں اس کا قد پانچ سال کے بچے جیسا تھا۔ یہ سب یونس اور جاننے والوں کے لیے اللہ کا معجزہ تھا، ایک تحفہ جس نے ان کے پانچ مسلسل مس کیرج کے زخموں پر مرہم رکھا تھا۔

اس روز اسرافیل اپنے کمرے میں سفید کاغذ والی ایک سکیچ بک پر کچھ بنا رہا تھا۔ اس کے ننھے ہاتھ کسی ماہر مصور کی طرح حرکت کر رہے تھے۔ کمرے میں عجیب سی خاموشی تھی، جو وقتاً فوقتاً پنسل کی ہلکی سرسراہٹ سے ٹوٹ رہی تھی۔

زالینہ زینوں پر چڑھ رہی تھی، ہاتھوں میں ایک ٹوکرا اٹھائے۔ جب وہ اوپر پہنچی تو اس کی نظر اسرافیل پر پڑی، جو اپنے کام میں مگن تھا۔ زالینہ کے چہرے پر عجیب سی سختی اور اضطراب تھا۔ اس نے ٹوکرے کا ڈھکن کھولا، اور اندر سے ایک سیاہ کوبرا سر نکالتا ہوا پھنکارا۔ زالینہ نے گہری سانس لی، اور ایک لمحے کو آنکھیں بند کر کے خود کو سنبھالا۔ پھر اس نے ٹوکری کو کمرے کے اندر سرکا دیا۔

کوبرا رینگتا ہوا اسرافیل کی طرف بڑھنے لگا۔ اسرافیل اپنی سکیچ بک میں محو تھا، بے خبر۔ کمرے میں سانپ کی پھنکار گونجی اور زالینہ کی آنکھوں میں عجیب سی چمک ابھری۔ وہ دھیرے سے مسکرائی، ایک ایسی مسکراہٹ جو کسی ماں کے چہرے پر ناموزوں اور پر اسرار معلوم ہو رہی تھی۔

پھر اچانک اسرافیل کی معصوم، لیکن غیر معمولی صاف آواز سنائی دی، "امی، دیکھیں، میں نے ڈرائنگ بنائی ہے۔"

زالینہ کے قدم وہیں تھم گئے۔ اس کا دل دھڑک اٹھا۔ اس نے پلٹ کر کمرے میں جھانکا تو منظر اس کے حواس کو جھنجھوڑنے کے لیے کافی تھا۔ کوبرا زمین پر بے جان پڑا تھا، اس کی

Clubb of Quality Content

، گردن کٹی ہوئی تھی، اور خون فرش پر پھیل چکا تھا۔ اسرافیل کھڑا، اپنی سکیچ بک ہاتھ میں لیے زالینہ کو دیکھ کر معصومیت سے مسکرا رہا تھا۔

اس کی آنکھوں میں ایک غیر معمولی نارنجی چمک تھی، اور اس کے سفید چہرے کی معصومیت ، غیر فطری حد تک بے عیب لگ رہی تھی۔ وہ اپنی کتاب زالینہ کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا

امی، یہ دیکھیں، میں نے ڈرائنگ بنائی ہے۔" "

زالینہ نے کانپتے ہاتھوں سے کتاب پکڑی۔ اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیل گئیں۔

کتاب کے پہلے صفحے پر وہی منظر موجود تھا جو ابھی وقوع پذیر ہوا تھا—کوبرا، زالینہ، اور وہ لمحہ جب سانپ نے حملہ کیا اور اسرافیل نے اسے مار ڈالا۔ لیکن سب سے عجیب بات یہ تھی کہ یہ ڈرائنگ سانپ کے خون سے بنی ہوئی تھی۔

زالینہ کے ماتھے پر پسینے کے قطرے نمودار ہوئے۔ اس نے جلدی سے اگلا صفحہ پلٹا، اور اس ، کے سامنے ایک اور بھیانک منظر آیا—ایک کمرے میں ایک شخص کی لاش پڑی تھی گردن کٹی ہوئی، چہرہ مسخ شدہ، اور انتڑیاں باہر جھانک رہی تھیں۔ زالینہ کی سانس رکنے لگی۔

اگلے صفحے پر گھر کا ہال دکھایا گیا تھا۔ وہاں ایک بچہ مردہ پڑا تھا، اور یونس دیوار سے لگا ہوا تھا، اس کے جسم سے انتڑیاں باہر نکلی ہوئی تھیں۔ ہال کے دروازے سے سورج کی روشنی اندر آ رہی تھی، اور ایک جلی ہوئی راکھ ہوا میں معلق تھی۔

یہ سب دیکھتے ہوئے زالینہ کی گھبراہٹ حد سے تجاوز کر گئی۔ اس نے کتاب دیوار پر زور سے دے ماری اور دبے دبے غصے سے بولی، "یہ کتاب لے کر یہاں سے جاؤ، اور باہر جا کر کھیلو!"۔

اسرافیل نے خاموشی سے سر ہلایا، کتاب اٹھائی، اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ زالینہ نے کانپتے ہوئے نظر کوبرا کی لاش پر ڈالی، اور زیرِ لب بڑبڑائی، "اسرافیل تب تک نہیں مر سکتا جب تک اس پر کسی گناہ کا سایہ نہ ہو۔"۔

اس نے ایک گہری سانس لی، لیکن دل کے نہاں خانوں میں ایک انجانا خوف سر سراتا رہا، جیسے کسی بڑے طوفان کی آمد قریب ہو۔

☆ ✵ ☆

رات کی تاریکی ہر شے کو پراسرار بنائے ہوئے تھی۔ کمرے میں خاموشی کا ایسا راج تھا گویا وقت تھم سا گیا ہو۔ زالینہ اپنے بستر پر نیم دراز تھی، لیکن نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ یونس کی کھانسی اب تھم چکی تھی اور وہ گہری نیند میں جا چکا تھا۔ زالینہ نے بے چینی سے پہلو بدلا اور آخر کار اُٹھ کر اسرافیل کے کمرے کی طرف چل پڑی۔

راہداری میں ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔ دیواروں پر جھلملاتی پرانی روشنی گویا کسی آسیب کی گواہی دے رہی تھی۔ زالینہ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی اسرافیل کے کمرے کے دروازے تک پہنچی۔ دروازے کے کنارے سے جھانک کر اندر دیکھا تو منظر عجیب تھا۔ کمرے میں نیم اندھیرا تھا، صرف کھڑکی سے آتی چاندنی روشنی کا واحد ذریعہ تھی۔ اسرافیل زمین پر جھکا کچھ کر رہا تھا، اس کی پشت زالینہ کی طرف تھی۔ وہ کسی اجنبی زبان میں کچھ بڑبڑا رہا تھا، ایسی زبان جس کا کوئی مفہوم سمجھنا محال تھا۔

زالینہ کا دل کسی انجانے خوف سے دھڑکنے لگا۔ وہ لرزتے ہاتھوں سے دروازے کے قریب ہوئی کہ اچانک اندر سے اسرافیل کی آواز گونجی، "امی، آپ ہیں؟" اس کی آواز میں ایک عجیب سی سرگوشی تھی جو زالینہ کے جسم میں سنسنی پیدا کر گئی۔

وہ لرزتے قدموں سے دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوئی۔ جیسے ہی کمرے کی مدھم روشنی میں منظر واضح ہوا، زالینہ کی آنکھیں خوف سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ زمین پر ایک مسخ شدہ کتا پڑا تھا، اس کی انتڑیاں باہر کو نکلی ہوئی تھیں، اور خون جگہ جگہ بکھرا ہوا تھا۔ اسرافیل کے ہونٹوں اور ہاتھوں پر خون کے دھبے تھے۔ اس کی معصوم آنکھیں غیر فطری انداز میں چمک رہی تھیں اور اس کے ہونٹوں پر ایک پراسرار مسکراہٹ تھی۔

"یہ... یہ کیا ہے؟" زالینہ کی آواز لرز گئی۔

اسرافیل نے آہستہ سے سر اٹھایا، اور اس کی آنکھوں میں ایک ایسی وحشت تھی جو زالینہ کی روح تک کو جھنجھوڑ گئی۔ اسرافیل دھیرے دھیرے زالینہ کی طرف بڑھنے لگا۔ زالینہ کی ٹانگیں خوف سے زمین میں گڑ گئیں۔ اس کے قدم پیچھے ہٹنا چاہتے تھے لیکن وہ جیسے اپنی جگہ منجمد ہو گئی تھی۔

"امی... یہ تو بس کھیل تھا..." اسرافیل کی آواز اس کے کانوں میں ایک گونج بن کر رہ گئی۔

اچانک زالینہ کو محسوس ہوا کہ کوئی اسے جھنجھوڑ رہا ہے۔ اس نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولیں تو یونس اور اسرافیل دونوں اسے پکار رہے تھے۔ "امی، ناشتہ!" اسرافیل نے معصومیت سے کہا۔

زالینہ کا دل ابھی تک دھڑک رہا تھا۔ وہ خواب کی وحشت سے آزاد ہونے کی کوشش میں سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔ اس کے سامنے اسرافیل کی معصوم مسکراہٹ تھی، لیکن اس کی آنکھوں میں خواب کا وہ منظر ابھی بھی چمک رہا تھا۔ "تم جاؤ، میں آتی ہوں۔" زالینہ نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔

یونس اور اسرافیل مسکراتے ہوئے باہر نکل گئے، لیکن زالینہ اپنی جگہ سن سی بیٹھی رہی۔ خواب کی وہ بھیانک تصویر اس کی نظروں کے سامنے بار بار گھوم رہی تھی۔

☆❋☆ ----

یونس کی طبیعت دن بدن بگڑ رہی تھی۔ اس کی بیماری ایک معمہ بن چکی تھی، جسے کوئی بھی ڈاکٹر حل کرنے سے قاصر تھا۔ آج وہ اسرافیل کے بے حد اصرار پر مرکز آیا تھا۔ اسرافیل کی خواہش اس کے لیے ایک حکم کا درجہ رکھتی تھی۔ کیوں نہ رکھتی؟ برسوں کی دعاؤں کے بعد یہ نور اس کی زندگی میں آیا تھا، ایک ایسا نور جس کی روشنی میں وہ اپنی ہر تکلیف بھلا بیٹھتا تھا۔ مرکز کی روشنیوں میں نہائے ہوئے اس بازار میں وہ دونوں باپ بیٹا ایک کھلونوں کی دکان سے باہر نکلے۔ اسرافیل کے ہاتھوں میں شاپنگ بیگز بھرے ہوئے تھے۔ ہر بیگ میں ایک نئی

خواہش کی تکمیل کی خوشبو بسی ہوئی تھی۔ یونس کی آنکھوں میں فخر کا جذبہ جھلک رہا تھا، جیسے وہ دنیا کی سب سے بڑی جنگ جیت چکا ہو۔

زالینہ قریب کھڑی یہ منظر دیکھ رہی تھی، اس کے چہرے پر ایک عجیب سی طنزیہ مسکان تھی۔ وہ دھیرے دھیرے یونس کے قریب آئی، اس کی آواز میں ایک غیر محسوس تلخی تھی۔

یونس، ان سب چیزوں کی کیا ضرورت تھی؟ پہلے ہی اسرافیل کے پاس کھلونوں کا ڈھیر لگا ہوا ہے۔"

یونس نے اس کی بات پر مسکراتے ہوئے کہا، "میرا بیٹا ہے یہ۔ اگر میں اس کی خوشیوں کے لیے کچھ نہیں کروں گا تو کس کے لیے کروں گا؟"۔

زالینہ نے یونس کا ہاتھ تھام لیا، اسرافیل نے دوسری طرف سے اس کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا، اور یونس نے شاپنگ بیگز کو سنبھالتے ہوئے چلنا شروع کیا۔ زالینہ کی آواز میں اب ایک خاص سنجیدگی تھی۔

۔"یونس، خوشی کے اس جذبے کو میں سمجھتی ہوں۔ برسوں کے انتظار کے بعد یہ نعمت ملی ہے، مگر کیا ہم نے کبھی یہ سوچا ہے کہ ہم اسے کس راہ پر ڈال رہے ہیں؟ ہم اپنی محبت میں

کہیں اسے ناقابلِ تسخیر اور خود غرض تو نہیں بنا رہے؟ اگر ہم ہر خواہش پوری کریں گے، تو یہ سیکھے گا کیا؟ کل کو جب دنیا اس کی ہر بات نہ مانے، جب اسے کوئی انکار کرے، تو کیا وہ خود کو سنبھال سکے گا؟ یہ جو بے لگام خواہشوں کا طوفان ہم نے پیدا کیا ہے، اسے قابو میں لانے کی ذمہ داری بھی ہماری ہی ہے، یونس۔"

،یونس نے زالینہ کی بات کو غور سے سنا۔اس کی آنکھوں میں سمجھ کا ایک ہلکا سا عکس نظر آیا اور اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

اسی لمحے اسرافیل معصومیت سے بولا، "بابا، آئیس کریم کھانی ہے۔"

زالینہ نے اس کی طرف رخ کر کے کہا، "گھر چلتے ہیں۔فریج میں پہلے ہی ڈھیروں آئس کریم موجود ہے، انہیں ختم کرو، پھر نئی لائیں گے۔"

یونس اس لمحے زالینہ کی بات پر خاموش مسکرا دیا، اور زالینہ ان دونوں کو پیچھے چھوڑتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔

☆☀☆

اسرافیل اسکول کی راہداریوں میں چمکتی معصومیت کے ساتھ اپنی جماعت کی جانب گامزن تھا۔اس کی معصوم آنکھوں میں نہ کوئی فکر تھی، نہ کوئی دھڑکا، جیسے وہ دنیا کی ہر برائی سے ناواقف ہو۔ لیکن یہ سکون کا لمحہ ایک ایسی شیطانی نظر کے حصار میں آ چکا تھا جو خیر کے ہر پہلو کو گہنا دینے کا ہنر رکھتی تھی۔

ایک کمرے کے کونے میں کھڑا ایک خبیث صورت شخص، جس کے چہرے پر کمینگی کے آثار نمایاں تھے، اسرافیل کو دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔اس کی نظریں اسرافیل کی معصومیت پر جم گئیں، اور اس کی پیشانی پر ایک مکروہ مسکراہٹ ابھری۔ وہ اپنی جگہ سے ہلکا سا جھک کر گارڈ کو اشارے سے بلاتا ہے۔

گارڈ تیزی سے قریب آتا ہے تو وہ دھیمی مگر کینہ پرور آواز میں کہتا ہے، "یہ بچہ... چھٹی کے وقت میرے کمرے میں لے آنا۔اور اگر اس کے گھر سے کوئی پوچھنے آئے، تو کہہ دینا کہ اپنے دوست کے ساتھ گیا ہے۔ کہہ دینا، آپ ہی نے اجازت دی تھی ایسا اس لڑکے نے کہا ہے"۔

گارڈ نے ایک لمحے کو ہچکچایا، لیکن پھر اثبات میں سر ہلا دیا، جیسے اس مکروہ حکم کے سامنے اس کی حیثیت کچھ بھی نہ ہو۔

وہ خبیث شخص، جو اسکول کا ہیڈ تھا، اپنی کرسی کی طرف پلٹا اور کمرے میں غائب ہو گیا، مگر اس کے لبوں پر ایک مکروہ مسکان اب بھی قائم تھی۔ اس کی آنکھوں میں ایک شیطانی چمک تھی، جیسے وہ اپنے ناپاک ارادے کی کامیابی کو پہلے ہی یقینی مان رہا ہو۔

لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ اس نے ایسی غلطی کی ہے جو اس کے وجود کو ہلا کر رکھ دے گی۔ پردے کے پیچھے کچھ ایسا ہونے والا تھا جس کا وہ اندازہ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ سکول کی خاموش فضاء، جو ابھی تک اسرافیل کی معصومیت سے جگمگا رہی تھی، اب ایک خوفناک راز کی گواہ بننے والی تھی۔

☆☆☆

چھٹی کا وقت قریب تھا، کلاسوں کے گرد خاموشی چھا چکی تھی، اور اسکول کی عمارت سنسان ہو چکی تھی۔ گارڈ، اسرافیل کا بیگ تھامے ہوئے، دھیرے دھیرے ہیڈ ماسٹر کے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ایک کمینی مسکان تھی، جو اس کے شیطانی ارادوں کی عکاسی کر رہی تھی۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے دروازہ بند کر دیا، اور ایک لمحے کے لیے اپنی زبان لبوں پر پھیر کر، مکروہ انداز میں مسکرایا۔

ہیڈ ماسٹر اپنی کرسی پر نیم دراز، سگریٹ کے دھویں میں چھپے ہوئے، جیسے کسی شکار کے انتظار میں تھا۔ دھوئیں کے بادل چھٹے تو اس کی آنکھیں اسرافیل کی معصوم صورت پر جمی رہ گئیں۔

ایک لمحے کو وہ اس کی معصومیت کا اسیر ہوا، لیکن پھر اس کے چہرے پر ایک خباثت بھری مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

آؤ، قریب آؤ، بچے،" ہیڈ نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔"

اسرافیل، جو بے حد معصوم دکھائی دے رہا تھا، خاموشی سے اس کی جانب بڑھا۔ گارڈ نے دروازہ لاک کیا اور باہر کھڑا ہو گیا۔

ہیڈ ماسٹر نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا اور اسرافیل کے وجود کو اپنے شیطانی ارادے سے سونگھتے ہوئے کہا، "ڈرو مت، میں تمہیں ایک کھیل کھیلاؤں گا۔"

اسرافیل نے معصومیت سے پوچھا، "کیسا کھیل؟"۔

ہیڈ ماسٹر کا ہاتھ آہستہ آہستہ اسرافیل کی شرٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کی انگلیاں کپڑوں کے بٹنوں پر رک گئیں، اور اس نے ایک بٹن کھولنا شروع کیا۔ کمرے میں خاموشی کے سوا کچھ نہ تھا، مگر اس خاموشی میں ایک پر اسرار بے چینی پنہاں تھی۔

اچانک، اسرافیل کے چہرے پر ایک زہریلی مسکراہٹ نمودار ہوئی، وہ معصومیت جو اس کی پہچان تھی، یکدم غائب ہو گئی۔ اس کی آنکھیں نارنجی شعلوں کی مانند چمک اٹھیں، جیسے کسی دوسری دنیا کی مخلوق کا عکس اس کے اندر جاگ اٹھا ہو۔

۔"کھیل؟" اسرافیل کی آواز گونجی، مگر یہ آواز کسی بچے کی نہ تھی، بلکہ ایک ایسی مخلوق کی جو زمین و آسمان کے اسرار سے واقف ہو۔

ہیڈ ماسٹر کے ہاتھ تھم گئے، اس کے چہرے پر خوف کے آثار نمودار ہونے لگے۔ وہ کچھ بولنا چاہتا تھا، مگر زبان جیسے گنگ ہو چکی تھی۔

اسرافیل کا چہرہ مسخ ہونے لگا، اس کی جلد سے شعلے نکلنے لگے، اور کمرے کا درجہ حرارت یکدم بڑھ گیا۔ ہیڈ ماسٹر کی آنکھیں خوف سے پھٹنے کو تھیں۔ "تم کیا ہو؟" وہ لرزتے ہوئے بولا۔

اسرافیل نے مکروہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا، "میں وہ ہوں جو تمہارے جیسے گندے لوگوں کو نشان عبرت بناتا ہے۔"

اچانک، کمرے میں ایک زوردار دھماکہ ہوا، اور آگ کے شعلے ہر طرف پھیل گئے۔ ہیڈ ماسٹر کی چیخیں کمرے کی دیواروں سے ٹکرا کر گونجنے لگیں، مگر اسرافیل کے وجود کے گرد ایک پراسرار روشنی کا ہالہ تھا، جو اسے شعلوں سے محفوظ رکھ رہا تھا۔

ہیڈ ماسٹر کے مکروہ چہرے پر آگ کے شعلے لپکنے لگے، اور اس کی چیخوں نے پورے اسکول کی خاموشی کو چیر دیا۔ وہ شخص، جو ابھی کچھ لمحے پہلے خود کو سب سے زیادہ طاقتور سمجھ رہا تھا، اب ایک بے بس شکار کی مانند تڑپ رہا تھا۔

دروازے کے باہر کھڑا گارڈ، اندر سے آنے والی چیخوں کو سن کر کانپ اٹھا۔ اس نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی، مگر دروازہ اندر سے بند تھا، جیسے کسی غیر مرئی طاقت نے اسے جکڑ رکھا ہو۔

☆☀☆

یونس جب گھر پہنچا تو اس کے چہرے پر گہری پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ اس کے قدم تھکے ہوئے اور ذہن بھٹکا ہوا معلوم ہو رہا تھا۔ وہ دروازہ بند کرتے ہی گہری سانس بھر کر زالینہ اور اسرافیل کی جانب دیکھنے لگا، جو لاؤنج میں بیٹھے تھے۔ یونس کے چہرے پر عجیب سا سکون اور اضطراب کا امتزاج تھا۔

وہ دھیرے دھیرے چلتا ہوا اسرافیل کے قریب آیا۔ اس کے الفاظ میں تھکن اور فکر کی آمیزش تھی۔۔ "اسرافیل، تم کہاں تھے؟ میں اسکول گیا تھا، وہاں گیٹ پر کوئی نہ تھا، اسکول بالکل خالی تھا۔ تمہیں نہ پا کر دل جیسے دھڑکنا بھول گیا تھا۔"۔

یونس کی آواز میں ایسا درد تھا کہ زالینہ نے پلٹ کر اسے دیکھا۔ اس کے چہرے پر نرمی کے ساتھ تھوڑی سختی بھی جھلک رہی تھی۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور بولی، "یونس، پریشان مت ہو۔ یہ اپنے دوست کے ساتھ تھا، گاڑی پر آ گیا تھا۔"

یونس نے حیرانی سے زالینہ کی بات سنی، مگر پھر بھی دل مطمئن نہ ہوا۔ اس نے اسرافیل کی جانب دیکھا، جو پرسکون انداز میں بیٹھا تھا، مگر اس کی معصومیت بھری آنکھوں میں ایک پراسرار چمک نمایاں تھی۔

زالینہ نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا، "میں اسے اسی لیے ڈانٹ رہی تھی کہ اندر فریزر میں سارے آئس کریم کے ڈبے خالی ہیں۔ اوپر سے یہ کہتا ہے کہ آپ ہی نے کہا تھا کہ پہلے گھر والی ختم کرو، پھر باہر سے لے کر دیں گے۔"

یونس نے زالینہ کی بات پر ہلکی سی مسکراہٹ دی اور اسرافیل کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ اس کے چہرے پر نرمی تھی، مگر اس کے دل میں ابھی تک عجیب سا خلجان تھا۔

اسرافیل نے یونس کی طرف دیکھا اور اس کی مسکراہٹ کا جواب اپنی مخصوص پراسرار مسکراہٹ سے دیا۔ وہ مسکراہٹ جو کسی گہرے راز کو چھپائے بیٹھی تھی، جیسے کسی بھید کا پردہ فاش ہونے کا انتظار کر رہی ہو۔

Clubb of Quality Content!

☆❋☆

صبح کی روشنی ابھی مکمل طور پر چھٹی نہ تھی کہ زالینہ نے اسرافیل کا ہاتھ تھامے اسے اسکول کے اندر داخل کیا۔ باہر ہجوم کا شور، پولیس کی گاڑیوں کی چمکتی بتیاں اور فضا میں عجیب سی بے چینی نے ماحول کو گمبھیر بنا دیا تھا۔ زالینہ نے گھبراہٹ کے عالم میں راستہ بنایا اور ہیڈ ماسٹر کے کمرے کی طرف بڑھی۔

کمرے میں قدم رکھتے ہی منظر نے اس کی روح کو جھنجوڑ کر رکھ دیا۔ وہ لمحہ جیسے کسی خواب یا بدترین ڈراؤنے خیال کا عکس تھا۔ کمرے کے وسط میں، ہیڈ ماسٹر کی لاش پنکھے سے لٹک رہی تھی، مگر یہ عام موت نہ تھی۔ بجلی کی تاریں اس کے منہ کے اندر ٹھونس کر اس کی کھوپڑی سے باہر نکالی گئی تھیں۔ اس کے چہرے کے نقوش اس حد تک مسخ ہو چکے تھے کہ پہچاننا ممکن نہ تھا۔ سفید ہو چکی آنکھیں حلقوں سے باہر جھانک رہی تھیں، اور اس کا چہرہ خوفناک حد تک جھریوں سے بھرا ہوا تھا، جیسے موت کے لمحے نے اسے جلا کر خاک کر دیا ہو۔

،اس کے سینے کی کھال چاک کر کے دل، پھیپھڑے، اور سانس کی نالیاں باہر کھینچ لی گئی تھیں جو اس کے بدن سے جھول رہی تھیں۔ فرش پر بہتا خون، جو گہرے سرخ رنگ کا تھا، کمرے کی دیواروں تک پہنچ چکا تھا، جیسے کسی نے اسے چھینٹوں کی صورت میں چھڑک دیا ہو۔

زالینہ نے کانپتے ہوئے نظریں موڑیں تو کمرے کے دوسرے کونے میں گارڈ کی لاش پڑی تھی۔ اس کا جسم دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے تھا، مگر گردن ٹیبل پر جھکی ہوئی تھی، جیسے کسی نے اسے چیر کر الگ کر دیا ہو۔ اس کی زبان منہ سے باہر لٹک رہی تھی، اور آنکھیں خوف سے باہر نکل کر گالوں تک آ گئی تھیں۔ پیٹ کا حصہ کھلا ہوا تھا، اور انتڑیاں فرش پر بکھری ہوئی تھیں، جن سے خون دریا کی مانند بہہ رہا تھا۔

کمرے کی خاموشی چیخ چیخ کر موت کی گواہی دے رہی تھی، اور اس کی بو اتنی شدید تھی کہ زالینہ کی سانس رکنے لگی۔

زالینہ کی آنکھوں کے سامنے یہ خون آلود منظر کسی بھیانک فلم کی مانند تھا، لیکن اگلے لمحے اسے ایک جھٹکا سا لگا۔ اسے وہ پینٹنگ یاد آ گئی جو اسرافیل نے کچھ دن پہلے بنائی تھی۔ اس پینٹنگ میں بھی ایسا ہی منظر تھا——کسی شخص کی کٹی ہوئی لاش، اور فرش پر خون کا دریا۔

زالینہ کے ہاتھ سرد ہونے لگے۔ وہ کانپتی ہوئی اسرافیل کی طرف مڑی۔ اسرافیل، جواب بھی معصوم دکھائی دے رہا تھا، اطمینان سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر ایک ہلکی مگر پراسرار مسکراہٹ تھی، جو کسی راز کی چابی کی طرح محسوس ہو رہی تھی۔

"یہ... یہ سب کیسے؟" زالینہ کے ہونٹ کانپے، مگر کوئی آواز نہ نکلی۔

اسرافیل نے اس کی آنکھوں میں جھانکا، جیسے وہ سب کچھ پہلے سے جانتا ہو۔ اس کی مسکراہٹ اور بھی گہری ہو گئی، اور اس کی آنکھوں میں ایک نارنجی سی چمک نمودار ہوئی، جو انسانیت سے کہیں پرے کسی وجود کی عکاسی کر رہی تھی۔

باہر ہجوم کا شور بڑھ رہا تھا۔ پولیس والے بات کر رہے تھے، مگر ان کی آوازیں زالینہ کے کانوں میں دھیمی پڑ گئیں۔ اس کے گرد سب کچھ دھندلانے لگا، جیسے وقت اور حقیقت اس کے قابو سے باہر ہو چکے ہوں۔ اس کے کانوں میں ایک تیز سیٹی بجی، اور اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔

اسرافیل بدستور کھڑا رہا، پراسرار مسکراہٹ کے ساتھ، جیسے اس کا وجود خود اس منظر کا حصہ نہ ہو بلکہ اس کے پس پردہ کچھ اور چھپا ہوا ہو۔

☆✵☆

رات کے سائے دن پر چھائے ہوئے تھے، سورج گرہن نے آسمان کو یوں تاریک کر دیا تھا جیسے دنیا اپنی سانس روک چکی ہو۔ گھر کے اندر خاموشی کا عالم تھا، ہر چیز جامد اور بے جان لگ رہی تھی۔ لیکن اس سناٹے کے بیچ زالینہ باہر تھی، اور یونس اپنے کمرے میں تنہا، بیڈ پر نیم دراز، مسلسل کھانسی میں مبتلا۔ کھانسی ایسی کہ اس کی روح تک ہل جاتی۔

اچانک اس نے گردن جھکائی، اور حلق سے نکلتا خون اس کے ہاتھوں پر گرا۔ خون کے ساتھ جگر کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بھی فرش پر جا گرے۔ یونس کی آنکھوں میں خوف سما گیا۔ اس نے کانپتے ہاتھ سے اپنے گال پر بہتے مائع کو چھوا تو احساس ہوا کہ وہ آنسو نہیں، خون تھا۔ اس کی سانسیں بھاری ہو رہی تھیں، اور اس کے دل کی دھڑکن جیسے کسی بے قابو طوفان میں الجھ چکی تھی۔

اچانک یونس نے سر اٹھایا۔ سامنے اسرافیل کھڑا تھا۔ اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی، نہ خوشی کی، نہ غم کی، بلکہ ایک پر اسرار اطمینان جو کسی راز کی گہرائی کو ظاہر کر رہا تھا۔

"یونس گھبراہٹ میں بول اٹھا، "بیٹا، یہاں سے چلے جاؤ... کچھ نہیں ہے... سب ٹھیک ہے۔ لیکن اس کی آواز کپکپا رہی تھی، جیسے لفظ بھی اس کا ساتھ چھوڑنے لگے ہوں۔

اسرافیل نے سر جھکا کر گردن ذرا ٹیڑھی کی اور مدھم مگر گہرے لہجے میں بولا، "بابا، میں جانے کے لیے تو نہیں آیا... میں تو آپ کو بہت دور بھیجنے آیا ہوں۔"

یونس کا دل دھڑکنا بھول گیا۔ اسرافیل آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا یونس کے قریب آیا۔ یونس کی سانس اٹکنے لگی، اور کھانسی کے ساتھ اس کے منہ، ناک، اور کان سے خون بہنے لگا۔

"بابا، آپ جانتے ہیں؟ آپ کی بیوی انسان نہیں ہے... وہ ایک جن زادی ہے۔"

یہ سن کر یونس کا وجود لرز اٹھا۔ اس کے کانوں میں اسرافیل کی آواز گونج رہی تھی، مگر دماغ اس بات کو قبول کرنے سے قاصر تھا۔

۔"کیا کہہ رہے ہو تم؟ وہ تمہاری ماں ہیں، میری بیوی!" یونس بمشکل بولا، مگر اس کی آواز جیسے ہوا میں کھو گئی۔

...اسرافیل کی آنکھوں میں چمک مزید گہری ہو گئی۔ "وہ تمہاری بیوی نہیں، بابا۔ وہ لیاء ہے وہی لیاء جس کی کہانی ہزاروں سال پرانی ہے۔ تمہیں پوری حقیقت سناتا ہوں۔"

باہر آسمان پر اندھیرا گہرا ہو چکا تھا۔ پرندے خاموش تھے، ہوا ٹھہری ہوئی تھی، اور فضا میں خوف کی ایک ان کہی کہانی گھل چکی تھی۔

۔"آج سے لاکھوں سال پہلے، فرشتوں اور جنات کے درمیان ایک جنگ ہوئی تھی۔ جنات ،کو شکست ہوئی، اور انہیں ویران جگہوں پر قید کر دیا گیا۔ پھر حضرت سلیمان کے زمانے میں جنات کو آزاد کیا گیا۔ یہ آزادی آزمائش تھی، انسانوں کے لیے بھی اور جنات کے لیے بھی۔"۔

یونس کی آنکھیں بے یقینی سے اسرافیل کو دیکھ رہی تھیں۔

۔"حضرت سلیمان کی وفات کے بعد،۔۔۔یہودی بھٹک گئے تھے وہ دوبارہ گناہوں میں مبتلا ہو گئے۔۔

اسی دوران ایک یہودی خاندان کا فرد جنات کی دنیا میں جا پہنچا۔ اسے وہاں ایک پری ملی، اور وہ اس کے عشق میں گرفتار ہو گیا۔ ان دونوں نے شادی کی اور ان کی ایک بیٹی ہوئی، جس کا نام لیاء رکھا گیا۔ وہی لیاء، جو آج زالینہ کے نام سے جانی جاتی ہے۔"۔

یونس کے دل کی دھڑکن رکنے لگی۔

۔"جنات کو یہ شادی قبول نہ تھی۔ انہوں نے لیاء کی ماں کو قید کر دیا، اور اس کے شوہر کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ لیاء کو سزا دی گئی کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے گی، مگر صرف اپنے شوہر کی زندگی کی طاقت سے۔ اس کا شوہر زندہ رہے گا تو وہ زندہ رہے گی۔"۔

یونس کی سانسیں اکھڑنے لگیں۔

۔"لیاء نے اپنی زندگی کے لیے شوہر پہ شوہر بدلے۔ مگر ہر شوہر کی موت اس کے بچوں کے ہاتھوں ہوئی۔ کیونکہ اس کے بچے جنات کی نسل سے تھے،اور ان کا واحد مقصد اپنے باپ کو مارنا تھا۔"۔

یونس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

۔"مگر زالینہ تم سے محبت کرتی تھی، بابا۔ وہ تمہیں کھونا نہیں چاہتی تھی۔اس نے تمہاری زندگی بچانے کے لیے اپنی ہر اولاد کو مار ڈالا، یہاں تک کہ میری بھی باری آگئی۔"۔

یونس نے بے بسی سے اسرافیل کو دیکھا، جو مسکرا رہا تھا۔

۔"جانتے ہیں، بابا، وہ مجھے کیوں نہ مار سکی؟ کیونکہ میں اس کی حدوں سے باہر تھا،اس کی سوچ،اس کی حقیقت،اور اس کے وقت سے آگے کا مسافر۔"۔

یونس کے چہرے پر حیرت اور بے یقینی کے آثار گہرے ہو گئے۔ وہ کچھ بولنا چاہتا تھا، مگر الفاظ ،جیسے اس کے لبوں سے چھن گئے ہوں۔ اسرافیل کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی جیسے وہ کسی بڑے راز کا پردہ فاش کرنے والا ہو۔

۔"بابا، وہ رات یاد ہے جب آپ باغ میں تھے؟ ایک سایہ آپ کے عقب میں تھا، جو آپ کی جان لینا چاہتا تھا؟" اس نے یونس کے لرزتے ہوئے وجود کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "وہ سایہ میں تھا، بابا۔ مستقبل سے آیا ہوا میں!"۔

یونس کے دل کی دھڑکن لمحہ بھر کے لیے تھم گئی۔ اس کے حلق سے ایک گھٹی ہوئی آواز نکلی، مگر وہ کچھ کہہ نہ سکا۔

۔"یہ وقت کا ایک دھوکہ تھا، بابا۔ ایک آئینہ تھا جو آپ کے اور میرے درمیان کھڑا تھا۔ زالینہ نے آپ کو بچایا، مگر میرے مستقبل کے وجود کو ختم کر دیا۔ وہ لمحہ میرا خاتمہ تھا، مگر میں ،دوبارہ آیا۔" اسرافیل نے ایک پل کے لیے خاموشی اختیار کی، پھر مسکراتے ہوئے کہا "جانتے ہیں کیسے؟"۔

یونس کے لب لرزے، مگر کوئی لفظ ادا نہ ہو سکا۔

،۔"میں نے وقت کے پردے چاک کیے، کثیر جہانی کائنات (ملٹی ورس) کی گتھیاں سلجھائیں اور ایک ایسا راستہ بنایا جو مجھے اس دنیا میں واپس لے آیا۔" اسرافیل کی آواز میں عجیب سا جادو تھا، ایک ایسا وزن جو یونس کی روح کو جھنجھوڑ رہا تھا۔

۔"میرا منصوبہ سادہ تھا: پہلے زالینہ کو ختم کرنا، اس کی صورت اختیار کرنا، اور پھر سورج گرہن کے وقت آپ کو مار دینا۔" اس کی مسکراہٹ میں ایک عجیب سی تلخی تھی۔

یونس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ اس کے چہرے پر بے یقینی اور دکھ کا رنگ گہرا ہو گیا۔

۔"لیکن افسوس، بابا۔" اسرافیل نے ہلکی سی ہنسی کے ساتھ کہا، "مغرب کا وقت ہوا، اور زالینہ کو اس کی طاقت واپس مل گئی۔ اس نے مجھے ختم کر دیا۔۔"۔

۔"مگر یہ بات سمجھ لیجیے، بابا، کہ اس دنیا، اس جہان اور اس مخصوص جہت کے زالینہ اور آپ نے مجھے جنم دینا تھا۔ زالینہ نے مجھے اپنی کوکھ میں محسوس کیا، مجھے پیدا کیا، مگر وہ مجھے ختم کرنا چاہتی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ میں عام اولاد نہیں، میں ایک مختلف وجود ہوں۔ لیکن، وہ مجھے مار نہ سکی۔ جانتے ہیں کیوں؟ کیونکہ میں آپ کی زندگی کی کشش کو اپنے اندر جذب کر رہا تھا۔ آپ کی ہر سانس، ہر دھڑکن، میرے وجود کو تقویت دے رہی تھی۔"۔

اسرافیل کے چہرے پر ایک پراسرار مسکراہٹ ابھری، اور اس کی آنکھیں گہری اور پراسرار روشنی سے چمکنے لگیں۔ "متعدد عالمین، یعنی مختلف جہتوں کے بیچ ایک ایسا توازن قائم تھا، جو، میری زندگی سے جڑا ہوا تھا۔ ایک جہت میں، میں مر گیا تھا، لیکن اس جہت میں، اس دنیا میں

میں اب بھی باقی ہوں۔ یہ میرا آخری وجود ہے، بابا۔ اور اب اگر میں مرا، تو آپ کو لے کر مروں گا۔"۔

یونس کا دل خوف اور حیرت کے سمندر میں ڈوبنے لگا۔ اس کی سانسیں تیز ہو گئیں، اور وہ اسرافیل کے ہر لفظ کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ کمرے کی فضاء مزید بوجھل ہو گئی۔

دیواروں پر روشنی کے سائے حرکت کرتے ہوئے کسی نادیدہ وجود کی موجودگی کا احساس دلا رہے تھے۔

اسرافیل نے اپنے چہرے پر ایک عجیب سا سکون لاتے ہوئے آگے کہا، "یہ دنیا، یہ جہان، یہ وقت کا دھارا، سب ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں۔ جو کچھ ایک عالم میں ہوتا ہے، اس کا اثر دوسرے عالم پر پڑتا ہے۔ لیکن اب وقت قریب ہے۔ یہ میرا فیصلہ کن لمحہ ہے۔ یا تو میں آپ کو ختم کر کے اس وجود سے آزاد ہو جاؤں، یا آپ کے ساتھ اس جہان سے ہمیشہ کے لیے ختم ہو جاؤں۔"۔

یونس کی آنکھوں میں آنسو چھلکنے لگے۔ وہ جانتا تھا کہ اسرافیل جو کچھ کہہ رہا ہے، اس کے پیچھے ایک نہایت ہی خوفناک سچائی چھپی ہوئی ہے، لیکن وہ اس سچائی کو سمجھنے سے قاصر تھا۔

یونس کے لب لرزے۔اس کی آنکھوں سے بہنے والے آنسو فرش پر خون کے نشان چھوڑ رہے تھے

۔''کیا تم جانتے ہو، زالینہ کے پاس دن کے وقت کوئی طاقت نہیں ہوتی؟اس کے برعکس رات اس کی قوت کا سرچشمہ بن جاتی ہے۔یہی وجہ تھی کہ جنات اسے دن کی روشنی میں ڈرایا کرتے تھے، لیکن وہ کبھی خوفزدہ نہ ہوئی۔کیا تم جانتے ہو کیوں؟''۔

اسرافیل نے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا،''کیونکہ وہ تم سے محبت کرتی ہے۔اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ تمہارے ساتھ نہ ہوتی۔وہ خود ایک ایسا راز ہے جسے سمجھنا تو در کنار، وہ خود بھی سلجھا نہیں سکی۔''۔

اس نے لمحہ بھر توقف کیا اور پھر مدھم لہجے میں بولا،''تمہیں شاید معلوم نہیں،اس نے چار یا پانچ مرتبہ اپنے شوہروں کو قتل کیا تھا،کیونکہ وہ اس کے راز کو جان گئے تھے۔مگر تمہاری محبت، تمہاری معصومیت نے اس کے وجود کو بدل کر رکھ دیا۔وہ اب تمہارے لیے سب کچھ کر رہی ہے، محض اس لیے کہ تمہیں کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے۔''۔

"اب وہ گھڑی آ پہنچی ہے جس کے لیے مجھے بھیجا گیا تھا،" اسرافیل کی آواز میں ایسا گرجدار ارتعاش تھا جیسے کسی بھاری دروازے کے بند ہونے کی صدا وادیوں میں گونج رہی ہو۔

یونس کے سامنے کھڑے اسرافیل کی آنکھوں کے گہرے سیاہ ساکٹ یکدم شعلوں کی لو سے بھر گئے، اور ان شعلوں نے ایسے بھڑکنا شروع کیا گویا دوزخ کے دروازے کھل چکے ہوں۔ اس کا چہرہ، جو چند لمحے پہلے انسانی محسوس ہوتا تھا، اب شعلوں کی لپیٹ میں تھا۔ آگ کی تپش سے فضا کانپ رہی تھی، اور اسرافیل کے خدوخال ایک خوفناک وجود میں ڈھلنے لگے۔

اس کے بدن کی ہڈیوں نے ایک عجیب طرح کی ترک کے ساتھ اپنی ساخت بدلی، اور وہ بدن جو پہلے نحیف ولاغر دکھتا تھا، اب گویا آگ کا ایک دہکتا ہوا پیکر بن گیا۔ اسرافیل کے وجود کے گرد آگ کے دھارے سانپ کی طرح لپٹے ہوئے تھے، اور ہر سانس کے ساتھ شعلے مزید بلند ہو رہے تھے۔

یونس، جو پہلے ہی شکست خوردہ کھڑا تھا، یہ منظر دیکھ کر بے اختیار زمین پر بیٹھ گیا۔ اس کے آنسو اس کے چہرے پر بہنے لگے، مگر وہ اس منظر سے نظریں نہ چرا سکا۔ اس کے سامنے اسرافیل کا وجود ایک دیومالائی خوف کی علامت بن چکا تھا، اور اس کے کمزور ہوتے ہوئے وجود کا آخری حصہ بھی ان شعلوں کی بھینٹ چڑھ گیا۔

فضا میں دھواں، شعلے، اور خوف کی گونج تھی، اور یونس کا دل جیسے کسی انجانے خوف سے چٹختا جا رہا تھا۔

☆☆☆

زالینہ گھر میں داخل ہوئی تو ہال کی نیم روشن فضا میں ایک غیر معمولی خاموشی چھائی ہوئی تھی، جیسے دیواریں کسی اندوہناک حادثے کی گواہ بنی ہوں۔ اس کے قدم بے ساختہ آگے بڑھے، اور سامنے کا منظر دیکھ کر وہ ساکت رہ گئی۔ سانسیں رک گئیں، آنکھیں پھیل گئیں اور دل جیسے دھڑکنا بھول گیا۔

سامنے یونس دیوار کے ساتھ لگا تھا، اس کا سر جھکا ہوا تھا، اور گردن ایک عجیب زاویے سے مڑی ہوئی تھی۔ دیوار پر خون کی گہری لکیریں اور فرش پر بہتا ہوا خون ہر طرف پھیل چکا تھا۔ زالینہ کے قدم لڑکھڑا گئے۔ وہ بمشکل آگے بڑھی اور فرش پر گر کر بیٹھ گئی۔

۔"یونس!" اس کی آواز جیسے گلے میں پھنس گئی۔ وہ بے اختیار اس کے قریب ہوئی، اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ یونس کا جسم ٹھنڈا پڑ چکا تھا، اور اس کی آنکھوں کے گرد نیلی رگیں ابھر آئیں تھیں۔ مگر جو منظر سب سے زیادہ لرزہ خیز تھا، وہ اس کے پیٹ سے باہر نکلی

۔"یونس!" وہ چیختی رہی، اس کے ہاتھ یونس کے بے جان چہرے پر بے اختیار پھسلتے رہے۔

وہ بے بسی اور دکھ کے عالم میں ٹوٹ چکی تھی۔

لیکن یکدم، اس خاموشی کو ایک عجیب سی آواز نے توڑ دیا۔ایک گہرے، دھماکہ خیز گونج کے ساتھ، ہال کے اندھیرے سے ایک غیر انسانی وجود نمودار ہوا۔زالینہ نے آنکھیں اٹھائیں تو اس کی روح کانپ گئی۔وہ دیوہیکل مخلوق کسی کابوس کی مانند تھی۔اس کا چہرہ شیر جیسا، مگر آنکھوں میں دہکتے شعلے، اور بال آگ کے دھاروں کی طرح جل رہے تھے۔اس کا جسم مگرمچھ کی کھال جیسا سخت اور دراڑوں سے بھرا ہوا تھا، جبکہ اس کی ٹانگیں گھوڑے کی طرح مضبوط اور مٹی کو چیر دینے والی تھیں۔اس کے بازو چمگادڑ کے پروں کی مانند بڑے اور خوفناک تھے، اور اس کی دم بیل کی مانند آگ میں لپٹی ہوئی تھی۔

فضا میں جلنے کی بدبو اور موت کا سایہ پھیل گیا۔زالینہ خوف کے مارے کانپتے ہوئے دیوار سے جا لگی۔اس دیوہیکل مخلوق نے گرج دار آواز میں کہا، "تم نے بہت کوشش کی اسے بچانے

کی، لیکن میں اپنا مقصد پورا کر چکا ہوں۔ اب تمہارا وقت بھی ختم ہونے والا ہے، زالینہ۔ تمہارا شوہر مر چکا ہے، اور سورج گرہن ختم ہونے کو ہے۔"۔

زالینہ کی آنکھوں میں خوف کی جگہ اب غصے نے لے لی۔ اس کے دانت بھینچ گئے، اور اس کے دل سے ایک اذیت ناک چیخ نکلی۔ "دیر ہو گئی... کاش مجھے معلوم ہوتا آج سورج گرہن ہے!" اس کی آواز ٹوٹ رہی تھی، اور وہ خود کو ملامت کرتے ہوئے زمین پر گر کر زور زور سے رونے لگی۔

لیکن یہ دکھ اور بے بسی صرف لمحاتی تھی۔ زالینہ کے جسم میں جیسے کسی پوشیدہ قوت نے انگڑائی لی۔ وہ آہستہ سے کھڑی ہوئی، اس کے آنسو رک گئے، اور اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک نمودار ہوئی۔ اس نے اس دیو ہیکل مخلوق کی طرف دیکھا، اور سرد لہجے میں کہا، "تو نے گناہ کیا ہے، ایک بے قصور کا خون بہا کر۔ میں تجھے پہلے بھی ختم کر سکتی تھی جب تو نے اس ہیڈ کو ختم کیا تھا، لیکن میں نے تجھے چھوڑ دیا، کیونکہ تو حق پر تھا۔ لیکن اب..."۔

زالینہ نے گہری سانس لی، اور اس کے وجود میں عجیب سی تبدیلی شروع ہو گئی۔ اس کی آنکھیں نیلے رنگ میں بدل گئیں، اور ان میں آسمانی بجلی کی چمک واضح ہونے لگی۔ اس کے

بال، جو پہلے عام تھے، اب بجلی کے چمکتے دھاروں کی طرح ہو گئے۔ اس کا لباس سفید یا قوت سے جڑا ہوا روشنی کا پیکر بن گیا، جو آسمانی بجلی کی چمک سے دہک رہا تھا۔

اس کا چہرہ انسانی تھا، مگر اب وہ اتنا غیر معمولی اور خوبصورت لگ رہا تھا کہ دیکھنے والے کی روح کانپ اٹھے۔ اس کی پلکوں کے نیچے سے روشنی پھوٹ رہی تھی، اور اس کی جلد بجلی کی تیز ، دھاروں سے چمک رہی تھی۔ زالینہ کا وجود اب ایک غیر انسانی قوت کا مظہر تھا، ایک پری ایک جن زادی، جو زمین و آسمان کی طاقتوں سے لبریز تھی۔

اس نے اپنی نیلی، دہکتی ہوئی آنکھوں سے اس مخلوق کی طرف دیکھا اور ایک گرجدار آواز میں کہا، "اب تیرا انجام قریب ہے۔ تو نے میرے پیار کو ختم کیا، اب میں تجھے نیست و نابود کر دوں گی!"۔

زالینہ اور اسرافیل ایک دوسرے کے مقابل کھڑے تھے۔ ہوا میں ایک عجیب سی کشیدگی پھیلی ہوئی تھی، جیسے فطرت خود ان دو مافوق الفطرت طاقتوں کے تصادم کے لیے تھم گئی ہو۔ اسرافیل کے گرد شعلے لپک رہے تھے، اس کی آنکھوں سے آگ کے دہکتے ہوئے شرارے نکل رہے تھے، اور ہر سانس کے ساتھ اس کے وجود سے حرارت کی لہر اٹھتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زالینہ، اپنی نیلی آنکھوں میں چمکتی ہوئی بجلی کے ساتھ، ایک طوفان کی مانند لگ رہی تھی۔ اس کے بال، جو بجلی کے دھاگوں کی طرح حرکت کر رہے تھے، اور اس کے جسم سے پھوٹتی روشنی، اس کی طاقت کی گواہی دے رہی تھی۔

اسرافیل ایک گرجدار آواز کے ساتھ آگے بڑھا، اور اس کے ہاتھ سے آگ کے شعلے لپک کر زالینہ کی طرف بڑھے۔ شعلوں نے فضا کو جلانا شروع کر دیا، اور فرش تک کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ زالینہ نے تیزی سے اپنے ہاتھ بلند کیے، اور اس کی ہتھیلیوں سے نیلی بجلی کے دھارے نکلے جو اسرافیل کے شعلوں سے ٹکرا گئے۔ ایک زوردار دھماکے کی آواز نے پوری فضا کو لرزا دیا۔

اسرافیل کی آگ، زالینہ کی بجلی سے ٹکرا کر بے قابو ہو رہی تھی، اور دونوں کے تصادم سے فضا میں روشنی اور دھواں بھر گیا تھا۔ زالینہ نے ایک لمحے کی مہلت بھی ضائع نہ کی۔ اس نے اپنی بجلی کو مرکوز کرتے ہوئے ایک زوردار دھارا اسرافیل کی سمت پھینکی، جس نے اسرافیل کے بازو کو جھلسا دیا۔ مگر اسرافیل نے درد کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنی آگ کو اور زیادہ بھڑکایا۔

Clubb of Quality Content

۔"تو مجھے شکست نہیں دے سکتی، زالینہ!" اسرافیل نے گرجتے ہوئے کہا، اور اس کی آگ نے زالینہ کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔

، مگر زالینہ کی آنکھوں میں غصے اور درد کا امتزاج تھا۔ اس نے اپنے اندر کی تمام قوت کو یکجا کیا اور ایک چمکتی ہوئی آسمانی بجلی اس کے ہاتھ میں نمودار ہوئی۔ وہ بجلی ایک خنجر کی شکل میں ڈھل گئی تھی، جس کی دھار ایسی تھی جیسے وقت کو بھی کاٹ دے۔

زالینہ نے بجلی کے اس خنجر کو مضبوطی سے تھاما، اور تیزی سے آگے بڑھ کر اسرافیل کے دل میں اتار دیا۔ خنجر کے داخل ہوتے ہی اسرافیل کی چیخ فضا کو چیر گئی۔ اس کے وجود سے شعلے بکھرنے لگے، اور اس کی آنکھوں سے آگ کی جگہ اب درد کے آثار تھے۔

Clubb of Quality Content!

،اسرافیل نے زمین پر گرتے ہوئے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

،۔"میں جس کام کے لیے آیا تھا، وہ میں نے انجام تک پہنچا دیا... ہار کر بھی جیت گیا ہوں زالینہ۔ اگر اب مٹ بھی جاؤں، تو کوئی افسوس نہیں... کیونکہ جو زخم میں نے تمہارے دل پر لگایا ہے، وہ کبھی نہیں بھرے گا۔"

،زالینہ کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگے۔ اس نے سختی سے کہا

۔"تونے جہتوں کو پار کر کے اس دنیا میں قدم رکھا، مگر یونس کو مار نہ پایا... جانتا ہے کیوں؟ کیونکہ تُو اسی کائنات کا ایک حصہ ہے جس کی میں بھی ہوں۔ تُو میرے وجود سے نکلی ہوئی ایک گتھی ہے، میرے بطن سے جنم لینے والا وہ راز جسے کبھی سلجھایا نہ جا سکا۔ تُو اس دنیا میں آیا، مگر محبت کا وارث نہ بن سکا۔

یاد رکھ، زالینہ نے تجھ سے کبھی محبت نہیں کی! تُو نے میرے پیار کو مجھ سے چھین لیا، اس آدمی کو ختم کر دیا جو میری دنیا کا واحد مرکز تھا۔ شاید یہ میرا انجام تھا، میری سزا، جو میں نے بے گناہ لوگوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے۔ تُو نے آج میرا سب کچھ تباہ کر دیا، مگر جان لے، زالینہ کا دل تجھ پر کبھی نرم نہ ہوا تھا، اور نہ کبھی ہو سکتا ہے!"۔

اس کی آواز ٹوٹ گئی، اور وہ سسکنے لگی۔ "اللہ نے مجھ سے میری سب سے محبوب چیز چھین کر مجھے میرے گناہوں کی سزا دے دی ہے۔"۔

اسرافیل کا جسم آہستہ آہستہ خاک میں تبدیل ہونے لگا۔ شعلے بجھ چکے تھے، اور اس کا وجود تحلیل ہو رہا تھا۔ زالینہ بے بسی کے عالم میں دیکھتی رہی، اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہے۔

اسی لمحے، سورج گرہن ختم ہونے لگا۔ روشنی نے اندھیرے کو پیچھے دھکیل دیا، اور زالینہ کی جن زادی کی صورت بھی آہستہ آہستہ ماند پڑنے لگی۔ وہ فرش پر گر گئی، اس کے ہاتھ میں اب بھی بجلی کا خنجر تھا، جو دھیرے دھیرے روشنی میں تحلیل ہو رہا تھا۔ اسرافیل ختم ہو چکا تھا، اور زالینہ تنہا رہ گئی تھی، اپنے غم اور گناہوں کے بوجھ تلے دب کر، ایک ایسی خاموشی میں جو کسی بھی چیخ سے زیادہ اذیت ناک تھی۔

☆☀☆

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زالینہ یونس کے بے جان وجود کو اپنی گود میں لیے بیٹھی تھی۔ اس کی آنکھیں درد اور ندامت کے آنسوؤں سے لبریز تھیں، اور دل ٹوٹے خوابوں کی چیخوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہ یونس کے بے حس چہرے کو دیکھتے ہوئے دھیمی اور لرزتی آواز میں بولی

۔"یونس... میں نے کبھی تمہیں اپنے مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا۔ تم میری زندگی کی وہ روشنی تھے جس نے میری تاریکیوں کو مات دینے کی کوشش کی۔ لیکن شاید، ہر کہانی میں کوئی نہ کوئی کردار ہمیشہ غلط سمجھا جاتا ہے... وہ کردار جو اپنی کہانی میں درست ہوتا ہے مگر دوسروں

، کی کہانیوں میں برا بن جاتا ہے۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ تمہاری کہانی میں میں بری بنوں

یونس۔

تم میرے لیے مر گئے، لیکن میں تمہارے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ تم وہ خواب تھے جسے میں نے اپنی حقیقت بنانے کی تمنا کی، اور وہ حقیقت جس نے میرے خوابوں کو ہمیشہ کے لیے چھین لیا۔ کاش ہم ایسی دنیا کے مسافر ہوتے جہاں ہمارے راستے اتنے کٹھن نہ ہوتے، جہاں محبت کو یہ زخم سہنے نہ پڑتے۔ شاید، اس دنیا میں نہ سہی، کسی اور جہان، کسی اور کائنات میں، ہم مل جائیں... وہاں جہاں ہم ایک عام زندگی جی سکیں، بغیر کسی خوف، بغیر کسی سزا کے۔

یونس... میں نے تمہیں بچانے کی ہر ممکن کوشش کی، لیکن میری نادانی اور میرے گناہوں کی سزا تمہیں بھگتنی پڑی۔ وہ اولاد جس کی تم نے ہمیشہ خواہش کی، جس کے خواب تم نے میرے ، ساتھ دیکھے، آج تمہارے خون میں ہاتھ رنگ کر تمہیں مجھ سے چھین لیا۔ تم مر گئے، یونس اور تمہارے ساتھ میری روح بھی مر چکی ہے۔ اگر تم اس دنیا میں نہیں رہے، تو میں بھی کیسے رہ سکتی ہوں؟"۔

زالینہ نے یونس کے چہرے پر لرزتے ہوئے ہاتھ پھیرا اور اسے آخری بار محبت سے دیکھا۔

پھر وہ دھیرے سے اٹھی، ہال کی کھڑکیوں کی طرف قدم بڑھائے، اور پردے ہٹادیے۔

سورج کی روشنی پوری شدت کے ساتھ اندر آئی اور زالینہ کے وجود کو جھلسانے لگی۔

سورج کی تپش اس کے وجود میں جذب ہو رہی تھی، جیسے وہ اپنے تمام گناہوں کا کفارہ دینے کے لیے خود کو ختم کر رہی ہو۔ اس کا جسم دھیرے دھیرے راکھ میں بدل رہا تھا، اور وہ بس یونس کے بے جان وجود کو دیکھ رہی تھی، آنکھوں میں آنسو اور دل میں گہرے درد کے ساتھ۔

آخری لمحے میں، زالینہ کے وجود نے شعلے کی صورت اختیار کر لی، اور وہ راکھ یونس کے جسم ،سے جا ملی۔ یونس کا جسم ایک لمحے کے لیے چمکا، جیسے کوئی روشنی اس کے اندر سے ابھری ہو اور پھر وہ بھی تحلیل ہو کر غائب ہو گیا۔

ہوا میں زالینہ کی آخری سرگوشی سنائی دی:۔

....."یونس... میں نے تمہیں کھو دیا، لیکن شاید کہیں، کسی اور جہت میں، ہم پھر ملیں گے محبت کے اس قرض کو ادا کرنے کے لیے۔"۔

☆ ✵ ☆

——اس داستان کے دو ممکنہ اختتام ہیں

ایک وہ جو آپ کی نظر سے گزر چکا، اور دوسرا وہ جو آپ کے تخیل کے سامنے دستک دینے والا ہے۔

، قارئین اپنے ذوق و شعور کے مطابق اس کہانی کے انجام کا انتخاب کر سکتے ہیں

کہ ہر انجام اپنی گہرائی میں ایک نیا پہلو لیے ہوئے ہے۔

. ...

زالینہ نے بے چینی سے کھڑکی کے پردے کو تھوڑا سا سرکایا اور باہر جھانکا۔ سورج کی کرنیں شام کے قریب ہونے کے باوجود آسمان پر ہلکی سی چمک بکھیر رہی تھیں، جیسے اسے خبردار کر رہی ہوں۔ وہ جانتی تھی کہ اگر اس نے گھر سے باہر قدم رکھا تو سورج کی روشنی اس کی موت کا پروانہ بن جائے گی۔

وہ گہری سانس لے کر پیچھے ہٹی اور یونس کے بے جان جسم کی طرف دیکھا، جو فرش پر بے حرکت پڑا تھا۔ اس کی نیلی آنکھوں میں ہلکی سی نمی اور بے چینی کے آثار تھے، لیکن جلد ہی اس کے ہونٹوں پر ایک سرد، مکارانہ مسکراہٹ ابھر آئی۔

۔"میں مرنا نہیں چاہتی، یونس تم میرے لیے مر گئے مگر میں تمہارے نام پر تمہارے لیے زندہ رہوں گیں،"۔

اس نے دھیمی مگر کاٹ دار آواز میں کہا۔"لیکن تمہیں تو مرنا ہی تھا۔ تمہاری کہانی میں شاید میں ولن ہوں، لیکن اپنی کہانی میں؟ میں ہیرو ہوں، اپنی بقا کے لیے لڑتی ہوئی ایک فاتح۔"۔

زالینہ نے یونس کے قریب جھکتے ہوئے اس کے بے جان چہرے کو دیکھا، اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سا سکون تھا، جیسے وہ اپنی شکست کو تسلیم کر چکا ہو۔ زالینہ نے سرگوشی کی،"محبت ایک ایسی کہانی ہے جس میں سب اچھا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن حقیقت میں صرف وہ جیتتا ہے جو اپنی بقا کے لیے دوسروں کو قربان کرے۔ تم میری آزمائش تھے، یونس۔ اور آزمائشوں سے میں ہمیشہ جیت کر نکلتی ہوں۔"۔

ایک تلخ مگر سرد لہجے میں، ہلکی سی ہنسی کے ساتھ وہ گویا ہوئی

۔"ہاں، شاید تمہارے حساب سے میں بری ہوں، لیکن تم... تم حد سے زیادہ اچھے تھے یونس۔ اور اس دنیا میں حد سے زیادہ اچھا ہونا سب سے بڑی بے وقوفی ہے۔ یہ دنیا ان معصوموں کے لیے نہیں بنی جو اصولوں پر چلتے ہیں، یہ ان کے لیے ہے جو اصول توڑتے

ہیں۔اچھائی؟ ہاہ، یہ کمزوروں کا ہتھیار ہے۔اور ہمیشہ کمزوروں کا انجام وہی ہوتا ہے جو تمہارا ہوا ہے۔

آخرت؟ ہاں، وہ تمہارے جیسے لوگوں کے لیے ہوگی، جنہیں دنیا میں کچھ نہیں ملا۔میں نے وہی چنا جو اس دنیا میں جیتنے والوں کا حق ہے...طاقت، اختیار، اور اپنی مرضی۔اور تم نے؟ اصول، ایمان، اور ایک خواب...جو اسی دنیا نے کچل دیا۔"۔

،یہ کہتے ہوئے وہ آہستہ سے اٹھی اور اپنے ہاتھوں کو ہوا میں بلند کیا۔اس کی سفید جلد چمکنے لگی اور اس کے ارد گرد روشنیوں کا ایک ہالہ سا پیدا ہو گیا۔اس عمل کے ساتھ یونس کا جسم بھی دھیرے دھیرے چمکتا ہوا غائب ہونے لگا۔

چند لمحوں بعد کمرے میں صرف زالینہ تھی، جو اپنی سفاکیت پر مطمئن اور ایک نئی شکار کی تلاش میں تیار تھی۔۔"میرے پاس وقت کم ہے،" اس نے خود سے کہا، "کل سے پہلے مجھے ایک نئی زندگی کا ذریعہ تلاش کرنا ہوگا، ورنہ میرا اختتام بھی قریب ہوگا۔"۔

جیسے ہی سورج غروب ہوا اور چاند کی روشنی زمین پر پھیلنے لگی، زالینہ نے گھر سے باہر قدم رکھا۔اس کا چہرہ اب تبدیل ہو چکا تھا، وہ اب وہ زالینہ نہیں رہی تھی جس نے یونس کو قربان

کیا تھا۔ وہ سندیسہ بن چکی تھی، ایک نئی شکل، ایک نئی شناخت کے ساتھ، جو اس کے نئے شکار کو دھوکہ دینے کے لیے تیار تھی۔

چاندنی رات میں ایک سڑک کے کنارے، وہ ایک مرد کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔ اس کی نظریں اس پر جم گئیں، اس کی مسکراہٹ میں بے پناہ کشش اور مکارانہ معصومیت تھی۔ ''تو تم ہو میرے اگلے کہانی کا کردار،'' اس نے دل ہی دل میں کہا، اور نرمی سے اس کے قریب ہوئی۔

وہ مرد، جو اس کی حسن سے مرعوب ہو چکا تھا، کچھ کہہ نہ سکا۔ زالینہ نے اپنے نئے شکار کو قابو میں لینے کے لیے اس کے ہاتھ کو تھاما اور مسکراہٹ کے ساتھ کہا، ''چلو، ایک نئی شروعات کرتے ہیں۔''

گاڑی کے دروازے بند ہوتے ہی سندیسہ کی آواز فضا میں گونج اٹھی۔ ''چاند نے جو دیکھا، وہ کبھی کسی کو بتا نہیں سکے گا، کیونکہ کہانیاں صرف وہی زندہ رکھتا ہے جو انہیں لکھتا ہے۔''

اور یوں چاند، جو اس پورے منظر کا خاموش گواہ تھا، آسمان پر ٹمٹماتا رہا۔

میں وہ لغز (پہیلی) ہوں، جو وقت کے بے رحم دھاگوں میں لپٹی ہے

میری خاموشی، دل کی دہلیز پر کہرام لکھتی ہے

میرے زلفوں کے خم، صدیوں کے بھید کا دروازہ ہیں

میری ہنسی، محبت کے گلزار میں فریب کے کانٹے اگاتی ہے

میں وہ سراب ہوں، جو حقیقت کے قدموں تلے بکھر جائے

میری سانسوں کی سرگوشیاں، روحوں کو بے چین اور بے اماں کر دیں

میں وہ لغز (پہیلی) ہوں، جو سلجھتے سلجھتے الجھنوں کی گہرائی میں جا گرے

میرا راز کھولنے کی آرزو، زندگی کو موت کی دہلیز پر لا کھڑا کرے

میری چال اور میرے بھید، جو کوئی سمجھنے کی جسارت کرے

وہ اپنے نفس کو فنا کی لو میں خاکستر کرے۔

ختم☆

شد☆

☆✵☆

Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول / افسانے / آرٹیکل / مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

Clubb of Quality Content!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842